رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

قیمت پیشگی عوام سے سالانہ عہ خواص اور معاونین سے صہ ہندوستان سے باہر ۶ر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی بہ قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۳۴ | دار الامن و الامان قادیان ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلماتِ طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۳۲ جلد ۵

پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ الرَّحْمٰن کے بالمقابل ہے کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق تو نہیں ہے بلکہ محض نعمت الٰہی سے یہ فیض حاصل ہو سکتا ہے اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ الرَّحِیْم کے بالمقابل ہے کیونکہ اس کا ورد کرنے والا رحیمیت کے چشمہ سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے یہ معنے ہیں کہ اے رحیم خاص سے دعاؤں کے قبول کرنے والے ان نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کی راہ ہم کو دکھا جنہوں نے دعا اور مجاہدات میں مصروف ہو کر تجھ سے انواع و اقسام کے معارف اور حقائق اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا اور دائمی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ سے معرفت تامہ کو پہونچے۔

رحیمیت کے مفہوم میں نقصان کا تدارک کرنا لگا ہوا ہے حدیث میں آیا ہے کہ اگر فضل نہ ہوتا تو نجات نہ ہوتی۔ ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت! کیا آپ کا بھی یہی حال ہے آپ نے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ہاں۔ نادان اور احمق عیسائیوں نے اپنی نافہمی اور ناواقفی کی وجہ سے اعتراض کیے ہیں لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ یہ آپ کی کمال عبودیت کا اظہار تھا۔ جو خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو جذب کر رہا تھا۔ ہم نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے اور متعدد مرتبہ آزمایا ہے بلکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ جب انکسار اور تذلل کی حالت انتہا کو پہونچی ہے اور ہماری روح اس عبودیت اور فروتنی میں بہ نکلتی ہے اور آستانہ حضرت واہب العطایا پر پہونچ جاتی ہے تو ایک روشنی اور نور اوپر سے اترتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک نالی کے ذریعہ سے مصفا پانی دوسری نالی میں پہونچتا ہے۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہونچی ہوئی نظر آتی ہے وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپ روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤید اور منور ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علمی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے یہاں تک کہ آپ کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابد الآباد تک اسی کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپ ہی کی اطاعت اور آپ ہی کے اتباع سے ملتا ہے میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالےٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف

کلمات نے ہمیشہ میرے قلب میں میخ فولاد کی طرح آپ کا من جانب اللہ ہونا راسخ کیا ہے۔ مجھے یہ عادت پڑی ہوئی ہے اور اس میں عجیب لذت محسوس کرتا ہوں کہ جب حضرت امام علیہ السلام مجلس میں بیٹھتے ہیں تو میں آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا ہوں۔ اس چہرہ خدا نما کے خطوط کی درخشانی اور لانظیر متانت اور استقلال اور شجاعت سے بھری ہوئی آب اور ادا اور پر شوکت، الفاظ جو بلا تصنع منہ سے نکلے چلے آتے ہیں اور وہ قوت قلب جو اُن الفاظ کے وادیوں سے پر زور رَو کی طرح موجزن ہوتی ہے اور ایک غنا اور اقتدار عجیب کے ساتھ مجلس میں کلام کرنا جس میں برگزیدہ علما اور بڑے بڑے ذی فہم ہوتے ہیں اور استغنائے کلی سے علوم الٰہی کے نکات عالیہ کو بیان فرمانا جس سے بالبداہت سمجھ میں آتا ہے کہ متکلم کے دل کو کسقدر اپنی راستی اور صدق کا شعور بخشا گیا ہے اور اس قوت کی موجودگی کی بصیرت سے اُسے اس تاثر سے بکلی بے نیاز کیا گیا ہے کہ کوئی اور طاقت بھی سامنے بیٹھی ہے۔ غرض ان اداؤں سے میرے ایمان کو کسقدر نشو و نما ہوتا اور کسقدر انشراح اور قوت پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی ہم جنس اس کیفیت کو سمجھ نہیں سکتا۔ اب اصل بات یہ ہے کہ میں پوری بصیرت سے اس نتیجہ تک پہنچا ہوا ہوں کہ استقامت ہی ایک چیز ہے جو اس برگزیدہ قوم کی صدق و حقیت کا کامل معیار ہے۔

اس کے بعد قرآن کریم کی خوبیوں اور منجانب اللہ ہونے پر لطیف تقریر کرتے رہے اور پھر بہت زور سے فرمایا کہ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ بڑے تدبر سے قرآن کریم کو پڑھا کریں۔ اور اگر کوئی علمی نکتہ سمجھ میں نہ آوے تو جلد گھبرا نہ جاویں اور چھوڑ نہ دیں بلکہ نمازوں کے اندر دعائیں مانگیں کہ خدا تعالےٰ اس کی حقیقت کو کھول دے۔ فرمایا میرا تو ہمیشہ سے یہی قاعدہ ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آئی اُس آیت کو سامنے رکھ کر دعا کرتا ہوں بسا اوقات چھ ماہ تک برابر دعا کی ہے اور وہ نکتہ خدا نے کھول دیا اور فرمایا ہم کبھی کلام الٰہی کے احاطہ کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ایسے مدعی کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک کلام الٰہی خدا کے کام کی طرح ناپیدا کنار سمندر ہے۔ کس نے مخلوقات کی کسی شے کے کل خواص پر احاطہ کر لیا ہے جو یہ دعویٰ موزون ہو سکے کہ کسی نے کلام الٰہی کے اسرار کا احاطہ کر لیا ہے اور فرمایا ہمارا تو اصول ہے کہ جتنا علم بخشا جاتا ہے اُسے لے لیتے ہیں اور باقی مجہولات کے لیے اُمیدوار رہتے ہیں۔

اب میں اپنے جوش اور ارادہ کے خلاف بعض رکاوٹوں کی وجہ سے اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے تئیں ناقابل محض اور قاصر پاتا ہوں اُن کلمات طیبات کو محصور کرنے اور اُس کیفیت کی تصویر دکھانے سے جو گذشتہ ہفتہ میں سُننے میں آئے اور دیکھنے میں آئی۔ اصل میں تو یہ سارا مہینہ اسی لطف میں گذرا ہے۔ اس صورت میں ایک تیز حس ہمدرد کے سوا کون محسوس کر سکتا ہے کہ کسقدر پیوند اور درد اُس شخص کے دل میں ہوگا جس کی جان کو یہ تڑپ بخشی گئی ہے کہ وہ ہر ایسے موقعہ پر عین لذت کی حالت میں اس تصور کے تلخ گھونٹ پیتا ہے کہ آہ آج فلاں دوست ہوتا اور فلاں بھی ہوتا۔ میرے دوستو غفلت اور سُستی کو چھوڑ دو۔ اسوقت کو غنیمت سمجھو مغالطہ نہ کھاؤ کہ تم بڑے ذہین ہو اور کتابیں اور اشتہار اور اخبار پڑھتے ہو اور لوگوں کے ساتھ قومی کے مسئلہ پر کامیاب بحثیں کرتے ہو اس لیے تم یہاں آنے اور رہنے سے بے نیاز ہو یاد رکھو کہ یہ کمالات تم سے زیادہ بعض لوگوں کو حاصل ہیں جو اس کوچہ میں فرش خاک پر بیٹھے ہیں۔ وہ علوم صحیحہ اور عقائد حقہ جس پر مدار ہے تزکیہ نفس اور تہذیب اخلاق کا اور جو مابعد الموت کام آنے والی چیزیں ہیں وہ حاصل نہیں ہو سکتی جب تک صادق کی صحبت اختیار نہ کی جائے۔ خدا تعالےٰ تمہیں ایسی روح دے جو پر زور سٹیم کی قوت سے تمہارے بھاری اور بوجھل کے تلے دبے ہوئے جسموں کو کھینچ کر یہاں لے آئے اور ایسا نور عطا کرے کہ تمہیں نظر آ جائے کہ تمام عقلیں اور سمجھیں تاریکی کے غول ہیں جو اس نور سے مستفاد اور مستفید نہیں۔

آخر میں ایک بے جوڑ سی بات کہتا ہوں جو حقیقت میں ہمارے سلسلہ سے عجیب جوڑ رکھتی ہے کہ **مدرسہ** کی ضروریات کی طرف توجہ کرو اور اپنے **چندے** باقاعدہ بھیجو۔ سنو اور کان کھول کر سنو کہ اب **۳۰۰** سو روپے سے زائد ماہوار خرچ ہو گیا ہے۔ کیا غفلت اور بے توجہی کرنا اس صورت میں معصیت الٰہی میں داخل نہ ہوگا۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہاری ہمتوں میں قوت اور برکت بخشے۔ آمین۔

عاجز عبد الکریم

کتب خانہ مدرسہ تعلیم الاسلام

احباب پر روشن ہے کہ اس مدرسہ میں عربی انگریزی وغیرہ ہر طرح کی تعلیم انٹرنس تک دیجاتی ہے اور علاوہ ازیں دینیات کی جماعت جاری ہے۔ ایسے مدرسہ میں ایک کتب خانہ کا ہونا ہمیشہ ضروری ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مساکین طلبہ کو یہاں کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔ مگر مدرسہ کا سرمایہ فی الحال اتنا نہیں کہ ایک کتب خانہ بڑا مہیا کیا جا سکے۔ اس لیے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اپنی نئی یا پرانی کتابیں درسی یا غیر درسی جو اُن سے ہو سکیں

انتخاب

ڈائری

حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب

نبی بخش بٹالوی کا ذکر آیا ہے کہ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک اخبار نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت اقدس نے **فرمایا** بعض لوگ انبیا اور مرسلین من اللہ کی کامیابیوں کو دیکھکر یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان لوگوں کی کامیابی بسبب ان کی لفاظیوں اور قوت بیانیوں اور فصاحتوں اور بلاغتوں کے ہے۔ آؤ ہم بھی ایسا ہی کریں اور اپنا سلسلہ جمالیں۔ مگر وہ لوگ غلطی کھاتے ہیں انبیا کی کامیابی بسبب اس تعلق کے ہوتی ہے جو ان کا خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔ آدم سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جسکا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تقویٰ کا پودہ قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔

فرمایا مسلمانوں پر افسوس ہے کہ انہوں نے یہ تو مان لیا کہ آخری زمانہ کے یہود بھی مسلمان ہوں گے پر یہ نہ مانا کہ آخری زمانہ کا مسیح بھی انہیں میں سے ہوگا۔ گویا ان کے نزدیک امت محمدیہ میں صرف شر ہی رہ گیا ہے اور خیر کچھ بھی نہیں۔

کسی نے ذکر کیا کہ نبی بخش بٹالوی کہتا ہے کہ مولوی عبد الکریم صاحب اپنے خطبوں میں مرزا صاحب کے متعلق بڑا غلو کرتے ہیں اور انہی سے مرزا صاحب نے یہ سمجھ لیا کہ ہمارا درجہ بڑا ہے۔ **فرمایا** براہین احمدیہ کے زمانہ میں مولوی عبد الکریم صاحب کہاں تھے اس میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور انت بمنزلۃ توحیدی وتفریدی اور تیرا مخالف جہنم میں گرے گا وغیرہ مولوی عبد الکریم صاحب اس کے مقابل میں کیا کہہ سکتے ہیں جو خدا نے کہا ہے۔

فرمایا انبیا کے کلام میں الفاظ کم ہوتے ہیں اور معانی بہت۔

فرمایا جس قدر دعائیں ہماری قبول ہو چکی ہیں وہ پانچ ہزار سے کسی صورت میں کم نہیں۔

فرمایا شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا سے مہلت چاہی اور اسکو مہلت دی گئی الیٰ وقت المعلوم۔ بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اسکو قتل نہ کیا۔ اس کے قتل کا وقت ایک ہی مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو۔ اب تک وہ ڈاکوؤں کیطرح پھرتا رہا۔ لیکن اب اس کی ہلاکت کا وقت آگیا ہے۔ اب تک اخیار کی قلت اور اشرار کی کثرت تھی لیکن شیطان ہلاک ہوگا اور اخیار کی کثرت ہوگی اور اشرار چوڑے چماروں کی طرح ذلیل بطور نمونے رہجائیں گے۔

فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بہشت و دوزخ کی امید و بیم سے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو طبعی جوش سے ہوتے ہیں۔ وہ باتیں مسلمانوں میں طبعی جوش کے طور پر اب تک موجود ہیں۔ ایک سور کے گوشت کی حرمت خواہ مسلمان کیسا ہی فاسق ہو سور کے گوشت پر ضرور غیرت دکھائے گا اور دوسرے حرمین شریفین کی عزت یہی وجہ ہے کہ کسی قوم کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ حرمین پر ہاتھ ڈالنے کی دلیری کرے۔

اسبات کا ذکر ہوا کہ نیچری لوگ شیطان کے ہونے کے منکر ہیں حضرت نے **فرمایا** انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ احق بالامن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اسکی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اب دیکھو چار چیزیں غیر مرئی بیان ہوئی ہیں۔ خدا۔ ملائک۔ ارواح۔ شیطان۔ یہ چاروں چیزیں لاادرک ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے خدا اور روح کو تو مان لیا جائے اور ملائک اور شیطان کا انکار کیا جائے اس انکار کا نتیجہ تو رفتہ رفتہ حشر اجساد کا انکار اور الہام کا انکار اور خدا کا انکار ہوگا اور ہوتا ہے۔ بسا مرتبہ انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اُسے جذبات کہاں کے کہاں لے جاتے ہیں اور باوجود عقل اور سمجھ کے بے اختیار سا ہو کر فسق و فجور میں گرتا ہے۔ یہ کشاکش کیا ہے خدا نے انسان کو اس معاشر خانہ میں بڑے بڑے قویٰ کے ساتھ بھیجا ہے چاہیے کہ یہ ان سب سے کام لے

فرمایا حشر اجساد پر جو لوگ تعجب کرتے ہیں

ان سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ پہلی پیدایش میں جب کہ اس نے نطفے سے انسان بنایا کونسی آسانی تھی کہ وہ تو ہوگیا اور دوسری پیدایش میں اس کے مقابل کونسی مشکل ہوگی جو خدا نہ کر سکے گا۔

فرمایا انسان کو چاہیے کہ تمام دنیا کو معدوم جانلے نہ کسی کی تعریف سے خوش ہو اور نہ کسی کی ہجو سے غمگین ہو۔ نور کا طالب ہو۔ اور اس کنوئیں کی طرح ہو جائے جس میں مصفا پانی بھرا ہو۔ ایک ایسا نکتہ اس کے دل میں آجائے کہ سوائے خدا کے اور کوئی اس کا نہیں ہے اس وقت یہ جانے کہ آج میری زندگی کا پہلا دن ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جسکا ذکر ہمارے سورہ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم۔ رحمٰن سے مراد ہے وہ خدا جو ایسے لوگوں کو مطلب پر پہنچا دیتا ہے

جن کے لیے کوئی سبب نہ ہو۔ وہ شخص جو چاروں طرف سے بالکل نا اُمید ہوگیا ہے وہ جو اپنی ذمہ داریوں میں بالکل نکما نکلا ہے وہ جو بکلی یاس میں ہے اُس کا کام بنانے والا رحمٰن ہے۔ وہ جس کی کشتی ٹوٹ گئی ہے اور وسط دریا میں گرا پڑا ہے اور اس کا کوئی ساتھی نہیں جو اُسے بچا دے اور اس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں کہ وہ دوسرا قدم آگے کو مارے کون ہے جو اُسے بچاوے۔ وہ خدا کے صرف رحمانیت کے رحم سے بچ سکتا ہے۔

فرمایا دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے اسکو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹالدے یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہیے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر طیاری میں لگ جائیں۔

الحکم کے متعلق

میں گذشتہ اشاعت میں ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں کہ وہ الحکم کی توسیع اشاعت میں سعی کریں اور کم از کم اس سال کے آخر تک ایک ہزار خریدار الحکم کے لیے بہم پہونچائے جائیں میں اپنی جماعت کے مخلص احباب میں سے صرف سو ایسے باہمت بزرگ چاہتا ہوں جن میں سے ہر واحد دس دس خریدار پیدا کرے جیسا میں نے ارادہ کیا ہے عنقریب ایک سرکلر لیٹر ایسے بزرگوں کی خدمت میں روانہ کی جاوے گی جنکی نسبت الحکم نے خاکسار ایڈیٹر کو یقین ہے کہ وہ الحکم کے سچے ہمدرد اور معاون ہیں۔ فی الحال میں خاکسار شیخ نیاز احمد صاحب تاجر چرم وزیرآباد کا شکر گذار ہوں جنہوں نے پہلی ہی تحریک سے متاثر ہوکر اسوقت تک دو جدید خریداروں کے نام بھیجے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اور صاحب بھی توجہ کریں گے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بحمد اللہ مع جمیع ممبران خاندان تندرست ہیں۔ یہ ہفتہ معارف اور حقائق کی برسات کا ہفتہ کہنا چاہیے حضرت اقدس نے کئی ایک تقریریں فرمائیں جنمیں سے بعض کا ماحصل حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کی لکھی ہوئی ہیں اور کسی قدر خلاصہ ڈائری میں ہے اور بعض مفصل طور پر کسی دوسرے وقت الحکم میں شائع ہوں گی انشاء اللہ العزیز۔

۲ خطبہ الہامیہ کا حاشیہ طبع ہو رہا ہے اشاعت پر اطلاع دی جاوے گی۔

۳ اس ہفتہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رعیہ سے مع ایک اور دوست کے تشریف لائے اور بعض احباب امرتسر اور بعض اور مقامات سے آئے۔

۴ بابو محمد افضل صاحب افریقہ سے واپس آکر قادیان میں وارد ہوئے۔ دو تین دن رہ کر سردست آٹھ نو روز کے لیے واپس لاہور گئے ہیں پھر ہفتہ عشرہ کے بعد آکر دیر تک یہاں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۵ جناب سید امیر علی شاہ صاحب ملہم سیالکوٹی کی ڈائری حضرت اقدس نے خود سنتے ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر روز زیارت ہوتی ہے۔ آیندہ انکی ڈائری کا ایک بڑا حصہ الحکم میں مخالفین پر اتمام حجت کی نیت سے شائع ہوا کرے گا۔ عنقریب سید صاحب موصوف کی طرف سے ایک اعلان شائع ہونیوالا ہے۔ (ایڈیٹر)

۶ پچھلے ہفتہ اور اس ہفتہ میں جن لوگوں نے حاضر ہوکر یا تحریر کے ذریعے بیعت کی ہے اُن کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے جھوٹے اعتراضوں کی بنا پر ان لوگوں کے خطوط بھی بحفاظت رکھے جاتے ہیں جنہوں نے تحریری بیعت کا اس وقت سعی کی ہو۔

بیعت

میاں الیاس صاحب ساکن کوٹو تارڑ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

میاں امام الدین صاحب " میاں اللہ دتا صاحب " مولابخش صاحب " روشن صاحب " احمد الدین صاحب " اللہ بخش صاحب " محمد علی صاحب " شمس الدین صاحب " حیات محمد صاحب " امام الدین صاحب ثانی " بختاور صاحب " جیونا صاحب " محمد الدین صاحب " میاں محمد صاحب "

معرفت مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ کوٹو تارڑ

والدہ نواب حسین صاحب موضع جگت پورہ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر

فرزند علی صاحب " "

نبی بخش صاحب ملازم پلٹن ۲۲ موضع ستنگار پورہ " "

معرفت نواب الدین صاحب کلرک احمدی پلٹن ۲۲ چھاونی راولپنڈی

زوجہ چودھری مولابخش صاحب ساکن چونڈہ

دختر چودھری مہالا صاحب اعلیٰ نمبردار موضع ملاکوٹ وال ضلع سیالکوٹ

زوجہ کرم الدین صاحب مدرس لوئر سکول ڈنگہ سردار حاکم سنگھ والہ ضلع گجرات

سراج الحق نعمانی

ڈومیٹیک

ہمارے مکرم بھائی جناب بابو محمد بخش صاحب رئیس کرڈیالہ والہ کے گھر میں ۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت اقدس کے ارشاد سے بچہ کا نام رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کی عمر میں برکت دے اور اسکو دینی اور دنیوی خوبیوں و نعمتوں سے بہرہ ور کرے اور خادم الدین اور ساحمدی

مکتوب

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم ه

از عاجز عابد باللہ غلام احمد

بخدمت اخویم مخدوم ومکرم ۔۔۔۔۔۔ حفظہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بعد ہذا ان دنون مین ایک شخص اندرمن نام جو ایک سخت مخالف اسلام ہے ۔ اور کئی کتابین رد اسلام مین اس نے لکھی ہین ۔ مراد آباد سے اول نابھہ مین آیا ۔ اور راجہ صاحب نابھہ کی تحریک سے یہہ مقابلہ کے لئے لاہور مین آیا ۔ اور لاہور مین آکر اس عاجز کے نام خط لکھا ۔ اگر چوبیس سو روپیہ نقد میرے لئے سرکار مین جمع کرا دو ۔ تو مین ایک سال قادیان مین ٹھہرونگا ۔ کیونکہ خط اوس کا بعض دوستوں کی خدمت مین لاہور بھیجا گیا ۔ سو اللہ تعالی کے فضل سے ایک دولتمند مسلمان نے ایک سال تک ادا ہوجانیکی شرط سے چوبیس سو روپیہ نقد اس عاجز کے کارپردازوں کو بطور قرضہ کے دیدیا ۔ اور قریب دو سو مسلمانون کے جنمیں بعض رئیس بھی تھے ۔ جمع ہو گئے اور وہ روپیہ معہ ایک خط کے جس کی ایک کاپی آپکی خدمتمین بھیجی جاتی ہے ۔ ایک گروہ کثیر مسلمانون کا اندرمن کے مکان پر جہاں وہ فروکش تہا ۔ لے گئے ۔ مگر اندرمن غالباً اس انتظام کی خبر سنکر فرید کوٹ بھاگ گیا ۔ آخر وہ خط بطور اشتہار کے چھپوایا گیا ۔ اور شہر مین تقسیم کیا گیا اور وہ رجسٹری شدہ خط راجہ صاحب نابہہ اور راجہ صاحب فرید کوٹ کے پاس بھیجے گئے ۔ اور بعض آریہ سماجون مین بھی ۔ وہ خطوط بھیجے گئے ۔ شاید اگر یہہ کسی راجہ کے کہنے کہانے سے اندرمن نے اسطرف رخ کیا ۔ تو پھر اطلاع دیجائیگی بالفعل اللہ تعالی نے میدان مسلمانون کے ہاتھ رکھا ۔

فالحمد للہ علی ذالک

نقل اشتہار

بنام منشی اندرمن صاحب مراد آبادی ۔ منشیجی اس مطبوعہ خط جسکی ایک ایک کاپی بغرض ابلاغ روسا و معتقداون کے نام خاکسار نے روانہ کئے تھے ۔ جس کے جواب مین پہلے نابہہ سے پھر لاہور سے یہہ لکہا تھا ۔ کہ تم ہمارے پاس آؤ ۔ اور ہم سے مباحثہ کرلو ۔ اور زر موعودہ اشتہار پیشگی بنک مین داخل کرو ۔ وغیرہ وغیرہ اس کے جواب مین خاکسار نے رقیمہ ذیل معہ دو ہزار چار سو روپیہ نقد ایک جماعت اہل اسلام کے ذریعہ سے آپ کی خدمتمین روانہ لاہور کیا ۔ جب وہ جماعت منشی صاحب کے مکان موعود مین پونہچی ۔ تو منشی صاحب کو وہان نہ پایا وہان سے انکو معلوم ہوا کہ جسدن منشی صاحب نے خاکسار کے نام وہ خط روانہ کیا تہا ۔ اسی دن سے وہ فرید کوٹ تشریف لے گئے ہوئے ہین ۔ باوجودیکہ اس خط مین منشی صاحب نے ایک ہفتہ تک منتظر جواب رہنے کا وعدہ تحریر کیا تہا یہہ امر نہایت تعجب اور تردد کا موجب ہوا لہذا یہہ قرار پایا ۔ کہ اس رقیمہ کو بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاوے ۔ اور اسکی ایک کاپی منشی صاحب کے نام حسب نشان مکان موجودہ بذریعہ رجسٹری روانہ کی جاوے ۔ وہ یہہ ہے ؟

مشفقی اندرمن صاحب

میرے اس خط کا جواب نہیں دیا ۔ ایک نئی بات لکھی ہے جس کی تعمیل مجہپر اپنے عہد کے رو سے واجب نہیں ہے ۔ میری طرف سے یہ عہد تہا کہ جو شخص میرے پاس آوے ۔ اور صدق دل سے ایک سال میرے پاس ٹھہرے ۔ اوسکو خدا تعالے کوئی نہ کوئی آسمانی نشان مشاہدہ کرادیگا ۔ جس سے قرآن اور دین اسلام کی صداقت ثابت ہو ۔ آپ اس کے جواب مین اول تو مجہے اپنے پاس (نابہہ مین پہر لاہور مین) بلاتے ہیں اور خود آنیکا ارادہ ظاہر فرماتے ہین ۔ تو مباحثہ کے لئے نہ آسمانی نشان دیکھنے کے لئے ۔ اسپر طرفہ یہہ ہے ۔ کہ روپیہ اشتہار پیشگی طلب فرماتے ہین ۔ جسکا مین نے پہلے وعدہ نہیں دیا ۔ اب آپ خیال فرماسکتے ہین ۔ کہ میری تحریر سے آپکا جواب کہانتک تفاوت رکہتا ہے

؎ ببین تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا ۔

لہذا مین اپنے اسی پہلے اقرار کے رو سے پہر آپکو لکہتا ہون ۔ کہ آپ ایک سال رہکر آسمانی نشانون کا مشاہدہ فرماوین ۔ اگر بالفرض کسی آسمانی نشان کا آپ کو مشاہدہ نہ ہو ۔ تو مین آپکو چوبیس سو روپیہ دیدونگا ۔ اور اگر آپ کو پیشگی لینے پر اصرار ہو تو مجہی اس سے بہی دریغ و عذر نہیں بلکہ آپکے اطمینان کے لئے سردست چوبیس سو روپیہ نقد ہمراہ رقیمہ ہذا ارسالخدمت ہے ۔ مگر چونکہ آپ نے یہہ ایک امر زاید چاہا ہے اس لئے مجہے بھی حق پیدا ہوگیا ہے ۔ کہ میں اس امر زاید کے مقابلہ مین کچہہ شرط ایسی کروں جن کا ماننا آپ پر واجبات سے ہے ۔ (۱) جب تک آپکا سال گذر نہ جائے ۔ کوئی دوسرا شخص آپ کے گروہ سے زر موعود پیشگی لینے کا مطالبہ نہ کرے ۔ کیونکہ ہر شخص کو زر پیشگی دینا سہل اور آسان نہیں ہے (۲) اگر مشاہدہ نشان آسمانی کے بعد اظہار اسلام مین توقف کرین ۔ اور اپنے عہد کو پورا نہ کرین تو پہر حرجانہ یا جرمانہ دونوں امر سے ایک ضرور ہے ۔ (الف) سب لوگ آپکے گروہ کے جو آپکو مقتدا جانتے ہین ۔ یا آپکے حامی و مربی ہین ۔ اپنا عجز اور اسلام کے مقابلہ مین اپنے مذہب کا بے دلیل ہونا تسلیم کرلین ۔ اور وہ لوگ ابہی سے آپکو اپنا وکیل مقرر کر کے اس تحریر کا آپ کو اختیار دین ۔ پہر اسپر اپنے دستخط کرین ۔ (ب) بصورت تخلف وعدہ جانب ثانی سے اس کا مالی جرمانہ یا معاوضہ جو آپکی اور آپکے مربیون اور حامیون اور معتقدیون کی حیثیت کے مطابق ہو ۔ ادا کرین ۔ تاکہ وہ اس مال سے اس وعدہ خلافی کی کوئی یادگار قایم کیجائے ۔ (ایک اخبار تائید الاسلام مین جاری ہو ۔ یا کوئی مدرسہ تعلیم نو مسلم اہل اسلام کے لئے قائم ہو ۔) آپ ان شرائط کو تسلیم نکرین ۔ تو آپ مجہسے پیشگی روپیہ نہیں لے سکتے ۔ اور اگر آپ آسمانی نشان کے مشاہدہ کے لئے نہیں آنا چاہتے ۔ صرف مباحثہ کے لئے آنا چاہتے ہیں ۔ تو اس امر سے میری خصوصیت نہیں ۔ خدا تعالی کے فضل سے اس امت محمدیہ مین علما اور فضلا اور بہت ہین ۔ جو آپسے مباحثہ کرنیکو طیار ہین ۔ مین جس امر مین مامور ہوچکا ہون ۔ اس سے زیادہ نہیں کرسکتا اور اگر مباحثہ بھی مجہہ سے منظور ہے تو آپ میری کتاب

کا جواب دین - یہہ مباحثہ کی صورت عمدہ ہے اس مین معاوضہ بھی زیادہ ہے اور بجائے چوبیس سو کے دس ہزار روپیہ ہوئی تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ ہماری اس جماعت مین کم سے کم ایکسو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو۔ کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہین۔ ان سب کا اسکو علم ہو۔ اور مخالفین پر ہر ایک مجلس مین بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراضات کا جواب دے سکے۔ اور خدا تعالےٰ کی حجت جو انپر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اسکو سمجھا سکے اور نیز عیسائیون اور آریون کے وساوس شایع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے۔ اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے۔ پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگون کو اس طرف توجہ دیجائے کہ وہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کتابون کو دیکھکر اس امتحان کے لئے طیار ہو جائیں اور دسمبر آیندہ کی تعطیلون پر قادیان مین پہونچکر امور متذکرہ بالا مین تحریری امتحان دین اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ مین ایک جلسہ ہوگا۔ اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دیئے جائیں گے ان سوالات میں وہ جماعت جو پاس نکلے گی ان کو ان خدمات کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ اور وہ اس لائق ہونگے کہ انہیں سے بعض دعوت حق کے لئے مناسب مقامات مین بھیجے جائیں اور اسی طرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ تعالےٰ اسی غرض سے قادیان مین ہوتا رہیگا جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر التعداد جماعت طیار ہو جائے مناسب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقلمند ہین اس امتحان کے لئے کوشش کرین اور ۲۵۔ دسمبر یا ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کو بہر حال قادیان مین پہونچ جائیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۹ دسمبر ۱۹۰۱ء

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر پشاوری جن کے اخلاص اور صدق کی خود حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعریف فرمائی اور جسکا ثبوت خود انہون نے مقدمہ دیوار کی پیروی مین اپنی مالی قربانی اور سفر کی تکالیف کو برداشت کرکے دیا۔ چنانچہ ۱۱ مرتبہ انکو پشاور سے گورداسپور آنا جانا پڑا جو گذشتہ چند دنون سے بخار اور کھانسی کے عارضہ سے شدید بیمار ہو گئے تھے۔ آخر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤن سے مستفیض ہوئے اور انہون نے ان عوارض سے صحت پائی۔ خواجہ صاحب کی بیماری کی خبر جیسے احباب کے لئے موجب فکر تھی ویسے ہی آپ کی صحت کا مژدہ باعث راحت ہے خواجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ وہ جلد قادیان آکر کچھ دنون حضرت امامؑ کی پاک صحبت مین رہ کر سعادت حاصل کرین۔

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سوداگر چھتری بمبئی کی اہلیہ کے انتقال کی ناگوار خبر سنکر ہمین افسوس ہوا۔ اس وفادار اور نیک خاتون کا جنازہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھہ دار الامان مین پڑھا۔ سیٹھ صاحب موصوف کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ جنازہ پڑھے جانے سے پیشتر انہون نے خواب مین اپنی بیوی کو دیکھا جس مرحومہ کی حالت کچھ خوش کن معلوم نہ ہوئی مگر جنازہ پڑھے جانے کے بعد وہ لکھتے ہین۔ کہ پھر مین نے اپنی بیوی کو دیکھا تو وہ تندرست اور صحیح سلامت اور خوش نظر آئی جسپر سیٹھ صاحب لکھتے ہین مجھے تعجب ہوا۔ اور مین نے اس سے دریافت کیا۔ کہ ہم نے تو تجھے قبر مین دفن کر دیا تھا اسنے کہا۔ ہان یہہ سچ ہے مگر ایک مرد خدا نے آکر مجھے زندہ کر دیا۔ اور اب مین زندہ ہون یہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا نشان ہے ٭ اس لحاظ سے کہ اس مرحومہ کا جنازہ حضرت امامؑ نے پڑھا۔ اور اس کی دعاؤن سے مرنے سے زندگی پائی اور مغفرت حاصل کی یہہ خبر اسقدر افسوسناک نہیں رہی آخر موت تو ایک ایسی منزل ہے کہ یہان سے سب کو گذرنا ہی ہے۔ مگر مبارک جو حضرت امام علیہ السلام کی پاک دعاؤں کو لیکر گذرے بہر حال سیٹھ صاحب موصوف کے ساتھہ ہم اظہار ہمدردی کرتے ہین۔ اور دعا کرتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے مدارج مین اور بھی ترقی بخشے۔ آمین۔

بٹالہ ضلع گورداسپور سے ایک عزیز اور مخلص دوست کی رحلت کی سوگوار خبر پہونچی جسکو ہم نہایت درد اور رنج کے ساتھہ شایع کرتے ہین۔ حافظ عبد الرحمن صاحب سفیر انجمن حمایت الاسلام گوجرانوالہ نے ایک عرصہ کی بیماری کے بعد آخر ہفتہ زیر اشاعت مین اس دار فانی سے کوچ کیا **انا للہ وانا الیہ راجعون** مرحوم حضرت اقدس کا ایک ثابت قدم اور مخلص مرید تھا اور بہت عرصہ سے اسکو حضرت کے ساتھہ ارادتمندی کا فخر حاصل تھا۔ مرحوم کی وفات کے ساتھہ میان محمد اکبر مرحوم بٹالوی کا واقعہ پھر تازہ ہو گیا کیونکہ میان محمد اکبر مرحوم کے اخلاص سے اسکا اخلاص کسی صورت سے کم نہ تھا۔ اگرچہ حافظ صاحب کی موت ان کے یتیم بچون اور بیوہ کی حالت پر لحاظ کرکے تو سخت دردناک ہے مگر اس لحاظ سے کہ وہ مرتے دم تک حضرت اقدس کی تصدیق کرتے رہے اور اسی پر ان کا خاتمہ ہوا۔ بلکہ یہانتک کہ انہون نے مرتے وقت کہا کہ مجھے مخالفون کے قبرستان مین دفن نہ کیا جاوے اور نہ کوئی مخالف میرا جنازہ پڑھے۔ چنانچہ منشی نعمت علی صاحب احمدی نے ان کا جنازہ پڑھا۔ باعث رشک ہے ٭ مبارک وہی ہے جسکا انجام اسی ایمان پر ہو حضرت اقدس نے حافظ صاحب مرحوم کا جنازہ دار الامان مین بھی اپنی جماعت کیساتھ بروز جمعہ پڑھا۔ اور دیر تک مغفرت کی دعا کرتے

رہے خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمامے۔ آمین

حافظ صاحب کے مرنے سے بٹالہ کی احمدی جماعت کو سخت صدمہ پہونچا ہے بٹالہ مین تین لایق اور قابل قدر دوست تھے جو افسوس ہے یکے بعد دیگرے اس جہان سے رخصت ہوئے ٭ اب صرف میان نعمت علی صاحب اور چند دوستوں کا دم غنیمت ہے خدا تعالیٰ ان کے ساتھہ ہو۔

حافظ صاحب مرحوم چونکہ چہوٹے چہوٹے بچے چہوڑ گئے ہین۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر اہم ضرورت کو محسوس فرمایا ہے کہ کیا اچھا ہوتا اگر کوئی **فنڈ** ہماری جماعت ایسا قایم کرے جس سے **ضعفاء** اور یتامیٰ کی ضرورت کے وقت دستگیری ہو سکے۔ حقیقت مین یہہ بڑی ضرورت ہے۔ احمدی قوم کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے مدرسہ کی منیجنگ کمیٹی نے انتظام کیا ہے کہ حافظ صاحب کے ایک لڑکے کا پورا تکفل کرکے اس کی تعلیم وغیرہ کا انتظام کرے۔

اس موقع پر غالباً **انجمن حمایت الاسلام گوجرانوالہ** کو توجہ دلانا بے محل نہ ہوگا کہ حافظ صاحب نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ انجمن مذکور کی خدمت مین گذرا ہے اور دور دراز سفر کرکے انجمن کے لئے چندہ جمع کیا ہے اب جب کہ حافظ صاحب کے بچے یتیم رہ گئے ہین۔ اور ان مین ابھی تک ایک بھی ایسا نہین ہے جو ان کے کنبہ کی خبر گیری کر سکے۔

کیا یہہ ضروری نہین۔ کہ انجمن مذکور مرحوم کی بیوہ اور بچون کے ساتھہ سلوک کرے۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۱ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام ایک مہینے کی موسمی تعطیلون کے بعد کہل گیا ہے

اِنّی مُہِینٌ مَن اَرَادَ اِہَانَتَکَ کا نیا نظارہ

غالباً ہمارے ناظرین قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر لودہانہ کے نام سے واقف ہون گے یہہ وہی شخص ہے جس نے حضرت اقدس حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کی شان مین خطرناک گستاخیان کی تہین اور اپنی دریدہ دہنی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک ایسی کتاب شایع کی تہی جسپر اگر گورنمنٹ توجہ کرے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کے مضامین گورنمنٹ کے مقاصد کے کسقدر خلاف ہین اس کتاب مین حضرت اقدس کی توہین اور ہتک کے لئے اس ناعاقبت اندیش نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا حضرت اقدس اور آپ کے متبعین کو حق پہونچتا تہا۔ کہ وہ قانونی چارہ جوئی کرکے اس شخص کو اس کی بے باکیون اور دریدہ دہنیون کا مزا چکہاتے اور ایسا ہی قاضی فضل احمد کی تے چاٹنے والے الہی بخش لاہوری عصائے موسیٰ کے مصنف کو بہی دکہا دیتے کہ ایک مسلم معزز خاندان اور گورنمنٹ انگلشیہ کے وفادار اور قربان پذیر خاندان کی توہین کرنے کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے۔ مگر رحمتہ للعالمین دنیوی عدالتون کا دروازہ کہٹکہٹانا نہین چاہتا اس لئے اس نے ان لغویات کی بھی پرواہ نہین کی ورنہ ابتک بہت سے دریدہ دہن اپنے کئے کی سزا پا چکتے ٭ اسی لحاظ سے قاضی فضل احمد کی گالیون اور بدزبانیون کی بہی چندان پرواہ نہ کی گئی اور ان کو منتقم حقیقی ہی کے سپرد کیا گیا آخر خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے اپنے صادق امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منتقم عنوان الفاظ مین کیا تہا۔ اس شخص کو اس کی بدزبانیون کی پاداشں مین سزا دیدی چنانچہ قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر کو ایک مقدمہ حبس بیجا مین **ایک** یوم قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ عدالت مجوزہ کی کاروائی انصاف اور عدل پر مبنی ہے۔ پہلے اس کے لئے یہ حکم صادر ہو چکا ہے کہ اس کی ترقی بند اور اس کا ایک درجہ گرا یا جاوے بہر حال یہہ خدا تعالےٰ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور اس قابل نہیں کہ اس کو سرسری نگاہ سے دیکہیں بلکہ یہہ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ کاش مخالف سوچین اور غور کرین ٭

دیکہین محکمہ پولیس کی اعلیٰ افسر اس کے متعلق کیا حکم صادر کرتی ہین۔

سیّد امیر علیشاہ صاحب ملہم کے واقعات

سید امیر علیشاہ صاحب ملہم جن کی طرف سے عنقریب ایک اعلان شایع ہونے والا ہے اور پہلے بھی ان کی طرف سے ایک دو اشتہار شایع ہو چکے ہین ایک بزرگ معمر خاندان نبوت مین سے ہین۔ جو پہلے **شیعہ** تھے اور مختلف قسم کی چلہ کشیوں اور وظائف اوراد مین مشغول رہتے تھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھہ پر بیعت توبہ کے بعد ان کی حالت یہان تک پہونچی ہے کہ ہر روز بلا ناغہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری انکو ہوتی ہے اور بڑے بڑے مکاشفات اور الہامات بھی ہوتے ہین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ یہہ واقعات اگر مدون طریق پر چہپ جائیں۔ تو سعید اور رشید لوگون کو یقیناً اس سے فائدہ پہونچے گا۔ اور حضور نے اپنا منشا ظاہر فرمایا تہا۔ کہ خاکسار ایڈیٹر الحکم انکو چہاپ دے۔ اس لئے مین احباب کو متوجہ کرتا ہون کہ وہ خریداری کی درخواستین درج رجسٹر ہونے کے لئے بہیجدین۔ کہ ان کے اندازہ پر اس۔

مختلف دلچسپ واقعات

مکھیوں کی محنت ‹ شہد کی مکھیاں ایک پونڈ شہد تیار کرنے کے واسطے تیس لاکھ سے زیادہ پھولوں سے رس چوستی ہیں۔

کل کے پرزے ‹ ہر ایک لوکوموٹو مین پانچ ہزار چار سو مختلف پرزے ہوتے ہین۔

سنہری عقاب ‹ سنہری رنگ کا عقاب بہت بڑا مضبوط ہوتا ہے یہہ نہایت آسانی سے اسّی پونڈ وزن اُٹھا کر لیجا سکتا ہے۔

سڈول ہونیکی علامت ‹ انسان کے ہر ایک عضو کے درست اور موزون ہونے کی یہہ بڑی علامت ہے کہ اس کا وزن بحساب فی فٹ قامت کے اٹھائیس پونڈ ہو

گرم ترین چشمے ‹ یورپ مین سب سے گرم چشمے نیرو واقعہ اٹلی کے حمّام خانے ہین۔ جنکا پانی ایکسو ساٹھ ڈگری تک ختم ہوتا ہے۔

ٹمپرنس سوسائٹیاں ‹ برٹش جزائر مین انیس ہزار آٹھ سو چورانوے ٹمپرنس سوسائیٹیاں ہین جن کے چھتیس ہزار نوجوان ممبر ہین

ہیروں کے ترازو ‹ بعض ہیرے وزن کرنے والے ترازو اسقدر درست اور ٹھیک ہوتے ہین کہ خاک کے ایک ذرّہ کا وزن بھی فوراً معلوم ہو جاتا ہے

تمباکو کا بڑا کارخانہ ‹ دنیا مین تمباکو کا سب سے بڑا کارخانہ گورنمنٹ فرانس کا ملک ملی مین واقع ہے۔ جہاں سے پچاس ہزار ٹن سالانہ تمباکو تیار ہو کر باہر بھیجا جاتا ہے۔

علم کیقدر ‹ ڈنمارک مین انتظام تعلیم اس حد تک ہر دل عزیز اور پسندیدہ ہے کہ تمام سلطنت مین ایک بھی خاندان ناخواندہ نہیں ہے

مقیاس موسم ‹ ولایت کا ایک چھوٹا پھول موسومہ میرگولڈ موسم کی نسبت ٹھیک پیشینگوئی کرتا ہے۔ اگر مطلع صاف و شفاف رہنا ہو تو یہہ پھول پانچ چھہ بجے صبح کے کھل جاتا ہے اور اگر موسم مرطوب ہونا ہو تو یہہ بالکل نہیں کھلتا۔

عکسی انجیل ‹ قرآن شریف کی طرح روس مین لوگون نے انجیل کی بہت ہی باریک جلد گٹکوں کے ساتھہ لاکٹ کی طرح استعمال کرنی شروع کردی ہین۔ یہہ ایک انچ لمبی پونا انچ چوڑی اور ۱/۸ انچ موٹی ہوتی ہین اور اس حجم مین نوشتوں کی پہلی پانچ کتب شامل ہوتی ہین۔ ان کی زبان ابرانی ہے اور ایک شیشہ کی مدد سے پڑہی جا سکتی ہے۔

فیشنوں کا موجد ‹ دنیا میں شہر پیرس لباس کے فیشنوں کا موجد شمار کیا جاتا ہے جہاں شہر کے پوشاک تیار کرنے والے کارخانون مین پچھتر ہزار آدمی کام کرتے ہین۔ اگر اس تعداد مین وہ لوگ بھی شامل کئے جائیں جو نئے نمونے تجویز کرتے ہین۔ اور پوشاک تیار کرنے والون کے واسطے سامان بہم پہنچاتے ہین تو عورتوں کی خوبصورتی کو زینت دینے والوں کی تعداد چودہ لاکھہ اشخاص تک پہنچتی ہے۔

دستخطوں کا نمونہ ‹ صوبجات متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ مسٹر مکنلی صاحب اپنے دستخطوں کے نمونے بہم پہنچانے کے اسقدر شایق ہین کہ بسا اوقات ایک ایک وقت مین پچاس پچاس کارڈوں پر اپنا دستخط کر جاتے ہین۔ جو انکے دستخطوں کے نمونہ کے واسطے درخواستون کے جواب مین بھیجے جایا کرتے ہین۔

نئی دریافت ‹ ایک مشہور ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بچوں کو ابتدا سے سخت بستر پر سونے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ کیونکہ سخت بستر پر نہایت ہی تروتازہ کرنے والی نیند پڑتی ہے۔ نرم بستر پر ہمیشہ انسان کو ناتوان کرتے ہین۔

گنیری پرندہ کی خوراک ‹ جو لوگ بہت نفیس اور زیادہ خوراک کہاتے ہین۔ انکی تشبیہا کو بعض دفعہ گنیری پرندے سے مشابہت دیتے ہین۔ تاہم ایک محقق سائنس دان نے اس امر کی تحقیق کے واسطے ایک پرندے کا وزن دو سو سنٹی میٹر گرین یا نصف اونس سے کچھہ اوپر وزن کیا تہا اور پھر اس پرندہ کی خوراک کو برابر وزن کرتا رہا اور آخیر مین اس کو معلوم ہوا کہ یہ پرندہ ہر ماہ مین اپنے بوجہ سے بتیس گنا زیادہ کہاتا ہے یا یوں کہو کہ اسکی یومیہ خوراک اپنے وزن سے زیادہ ہے

بہت بڑا تالاب آبرسانی ‹ آب رسانی لنڈن کے واسطے سٹیشن واقعہ مڈلسکس مین ایک بہت بڑا تالاب تیار ہو رہا ہے اور غالباً دو سال مین مکمل ہو جائیگا ان تالابون کا قطر قریباً ساڑہے چار میل ہے جسمیں قریباً تینتیس ارب گیلن پانی جمع رہیگا اور ضلع کے جس حصّہ کے واسطے تیار کئے گئے ہین۔ اس کے لئے ایک یوم کا ذخیرہ جمع رہیگا۔ یہ تالاب دریاے ٹیمز کی طغیانی سے بھرے جائینگے۔

سادہ مزاج بادشاہ ‹ شاہ بلجیم یورپ کے تمام بادشاہوں مین سادہ مزاج کے حکمران ہین ان کا ہر ایک ذوق و شوق نہایت ہی سادہ ہے بہترین سگارون کی نسبت معمولی پائپ کو پسند کرتے ہیں۔ ہر روز علی الصباح نائٹی کی شکل کا ایک بھدا سا پائپ ان کے پیش کیا جاتا ہے معمولی قسم کا انگریزی تمباکو موسومہ برڈز آئی سے بھرا جاتا ہے۔ اور تعجب ہے کہ اس ملک مین کوئی تاج نہیں ہے۔ لہذا وہان رسم تاج پوشی ادا نہیں کیجاتی اور شہنشاہ موصوف کانسٹیٹیوشن کی حفاظت کے واسطے حلف اٹھایا کرتا ہے۔

اچھا ہوا ‹ ایک بدمعاش نے جادو کے بکس کا اشتہار دیا۔ اور لکھا کہ اس مین جسقدر دانہ ڈالین اندر سے ہی چڑیا پیدا ہو کر چگ جاتی ہین۔ اگر جھوٹ تو ایک سو روپیہ جرمانہ ادا کیا جائے۔ ابلہ لوگ اس دام تذویر میں پھنس گئے۔ مگر جب صندوق کو کھولتے تھے تو اسمین سے ایک چٹ برآمد ہوتی تھی جس پر لکھا ہوتا تھا۔ کہ اُس کے اندر ایک زندہ چڑیا ڈال دو۔ اور پھر دیکھو کہ کس طرح ہمارا دعوے پورا ہوتا ہے" ایک دل جلے نے جھٹ نالش عدالت مین داغ دی۔ جہاں سے ملزم کو صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس سے دو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور صاحب جج نے دوران تحقیقات مین فرمایا ہے کہ ان دنوں دھوکھا باز اشتہاروں کی بدولت لوگ بہت کچھہ نقصان برداشت کر رہے ہین مگر عدالت میں جانے کی تکلیف نہیں اٹھاتے

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی کے اہتمام سے چھپا

سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جاوے اور اسکا ثبوت خود خدا تعالے کے کلام سے ملتا ہے **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ**۔

اور خدا تعالے کے اس دعوی کے عملی اور زندہ دلیل **میں ہوں** ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالے کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں **مجھے شناخت کرو**

غرض نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا کمال یہاں تک ہے کہ اگر کوئی بڑھیا بھی آپ کا ہاتھ پکڑتی تھی تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور اس کی باتوں کو نہایت توجہ سے سنتے اور جب تک کہ وہ خود آپ کو نہ چھوڑتی آپ نہ چھوڑتے تھے اور پھر **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین**۔ **ملک یوم الدین** کے بالمقابل ہے اس کا ورد کرنے والا چشمہ **ملک یوم الدین** سے فیض پاتا ہے جس کا مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ اے جزا و سزا کے دن کے مالک ہمیں اس سے بچا کہ یہودیوں کیطرح جو دنیا میں طاعون وغیرہ بلاؤں کا نشانہ ہوے اور اس کے غضب سے ہلاک ہوگئے یا نصاریٰ کی طرح نجات کی راہ کھو بیٹھیں اس میں **یہود** کا نام مغضوب اس لیے رکھا گیا ہے کہ ان کی شامت اعمال سے دنیا میں بھی انپر عذاب آیا کیونکہ انھوں نے خدا تعالے کے پاک نبیوں اور رستبازوں کی تکذیب کی اور بہت سی تکلیفیں پہونچائیں اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ خدا تعالے نے جو یہاں سورہ فاتحہ میں یہودیوں کی راہ سے بچنے کی ہدایت فرمائی اور اس سورہ کو **الضالین** پر ختم کیا یعنی ان کی راہ سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی تو اس میں کیا سر تھا ہمیں یہی راز تھا کہ امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایک قسم کا زمانہ آنے والا ہے جب کہ یہود کی تتبع کرنے والے ظاہر پرستی کرینگے اور استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے خدا کے راستبازوں کی تکذیب کے لیے اُٹھیں گے جیسا کہ یہود نے مسیح ابن مریم کی تکذیب کی تھی اور انھیں یہی مصیبت پیش آئی کہ انھوں نے اسکی تاویل پر ٹھٹھا کیا اور کہا کہ اگر خدا کا یہی مطلب تھا کہ ایلیا کا مثیل آئیگا تو کیوں خدا نے اپنی پیش گوئی میں اس کی صراحت نہ کی۔ غرض اسی روش اور طریق پر اسوقت ہمارے مخالفوں نے بھی قدم مارا ہے اور **میری تکذیب اور ایذا دہی** میں انھوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میرے قتل کے فتوے دیے اور طرح طرح حیلوں اور مکروں سے مجھے ذلیل کرنا اور نابود کرنا چاہا اگر خدا تعالے کے فضل سے **گورنمنٹ برطانیہ** کا اس ملک میں راج نہ ہوتا تو یہ مدت سے میرے قتل سے دل خوش کر لیتے مگر خدا تعالے نے ان کو ان کی ہر مراد میں نامراد کیا اور وہ جو اس کا وعدہ تھا کہ **واللہ یعصمک من الناس** وہ پورا ہوا

غرض اس دعا میں **غیر المغضوب** کا فرقہ مسلمانوں کے ایک گروہ کی اس حالت کا پتہ دیتا ہے جو وہ **مسیح موعود** کے مقابل مخالفت اختیار کریگا۔ اور ایسا ہی **الضالین** سے **مسیح موعود** کے زمانہ کا پتہ لگتا ہے کہ اس وقت **صلیبی فتنہ** کا زور اپنے انتہائی نقطہ پر پہونچ جاوے گا اسوقت خدا تعالے کی طرف سے جو سلسلہ قائم کیا جاوے گا وہ مسیح موعود ہی کا سلسلہ ہو گا اور اسی لیے احادیث میں مسیح موعود کا نام خدا تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت **کاسر الصلیب** رکھا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ ہر ایک مجدد نقش موجودہ کی اصلاح کے لیے آتا ہے اب اسوقت خدا کے لیے سوچو تو کیا معلوم نہ ہو گا کہ **صلیبی نجات** کی تائید میں قلم اور زبان سے وہ کام لیا گیا ہے کہ اگر صفحات عالم کو ٹٹولا جاوے تو باطل پرستی کی تائید کی یہ سرگرمی اور زمانہ میں ثابت نہ ہوگی اور جب کہ صلیبی فتنہ کے حامیوں کی تحریریں اپنے انتہائی نقطہ پر پہونچ چکی ہیں اور توحید حقیقی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت عزت اور حقانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زور کی راہ سے حملے کیے گئے ہیں تو کیا خدا تعالے کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ **کاسر الصلیب** کو اسوقت نازل کرے؟؟؟ کیا خدا تعالے اپنے وعدہ **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون** کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں اس نے اپنے وعدہ کے موافق

دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے دنیا نے اسکو قبول نہ کیا مگر خدا تعالے اسکو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ

میں خدا تعالی کے وعدے کے موافق مسیح موعود ہوکر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو۔

مگر تمھارے رد کرنے سے کچھ نہ ہوگا خدا تعالے نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالے نے پہلے سے براہین میں... فرما دیا ہے۔

صدق اللہ ورسولہ وکان وعدًا مفعولا۔

حضرت اقدس گورداسپور میں

سلسلہ کے لیے دیکھو نمبر ۳۳ جلد ۵

مہدی حسن ۔ کلام اللہ میں جب مسیح کی نسبت توفی آ گیا تو مثیل مسیح کی آمد کس بنا پر ہے ؟

(**ایڈیٹر**) اس سے پیشتر کہ اس سوال کا مختصر جواب جو حضرت اقدس نے فرمایا عرض کریں اتنا بیان کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ یہی بیہودہ خیال **بٹالہ** کے نئے **فلاسفر مہر نبی بخش** کو پیدا ہوا ہے اس کے رسائل پر جو ریویو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کریں گے وہ تو کسی دوسرے وقت درج ہو گا سر دست اتنا کہدینا غالباً بے محل نہ ہو گا کہ ہمارے مخالف مسلمان یاد رکھیں کہ نبی بخش نے انکی سیافت کے لیے جو چیز پیش کی ہے وہ وہی جیفہ ہے جو اس سے پہلے علی گڑھ کالج کا ناظم بانی سید احمد پیش کر چکا ہے نبی بخش نے مسیح موعود کے آنے سے انکار کیا ہے اسی طرح جیسے مہدی حسن کے سوال سے مترشح ہوتا ہے چنانچہ نبی بخش نے لکھا ہے کہ جب کہ مسیح مر چکا پھر اس کی آمد ثانی کیسے صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ مردہ واپس نہیں آتا ۔ یہ حاصل مطلب اس نا فہم نادان فلاسفر کی دلیل کا ہے ۔

تعجب ہے کہ یہ خیالی فلاسفر اتنا نہیں سمجھ سکا کہ اس سے تو مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی کا دعویٰ باطل ہوا نہ کہ مسیح موعود کی آمد کا جو ہمارے مخالف ہیں کہ وہ ان سوفسطائی خیالات کو جو بٹالوی نبی بخش نے ظاہر کیے ہیں غور سے پڑھیں گے تو انھیں معلوم ہو جاوے گا کہ ان رسائل میں **مسیح موعود** اور **مہدی معہود** کے آنے کا اسی طرح انکار کیا گیا ہے جس طرح اس کے پہلے ہم جنس نے کیا تھا ۔ اسپر مفصل

پھر دوسرے وقت لکھیں گے انشاء اللہ تعالےٰ ۔

حضرت اقدس ۔ قرآن کی بنا پر ۔

مہدی حسن ۔ اس معاملہ میں جو احادیث ہیں ان کو جناب صحیح جانتے ہیں یا موضوع ٹھیراتے ہیں ۔

حضرت اقدس ہمارا اصول یہ ہے کہ جو احادیث صحیحہ قرآن کریم کی نصوص صریحہ بینہ کے موافق ہوں ان کو ہم مانتے ہیں لیکن جو احادیث قرآن کریم کے اصول کے خلاف ہوں ان کے ہم ایسے معنے کرنے کی کوشش کریں گے جو کتاب اللہ کی نص بین کے موافق اور مطابق ہوں اور اگر ہم کوئی حدیث ایسی پائیں گے جو مخالف نص قرآن کریم ہو گی اور کسی صورت سے ہم اس کی تاویل کرنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے تو ایسی حدیث کو ہم **موضوع** قرار دینگے اور قول مردود سمجھکر چھوڑ دینگے ۔ کیونکہ حدیث کا پایہ قرآن کریم کے مرتبہ کو نہیں پہونچتا ۔

مہدی حسن بیشک یہ صحیح اصول ہے ۔ مگر جو احادیث ابن مریم کے متعلق خاص ہیں ان کو جناب نے منظور رکھا یا ساقط کر دیا ہے ۔

حضرت اقدس میں نے تو کہدیا ہے کہ میرا اصول احادیث کے متعلق یہی ہے کہ اگر وہ قرآن کریم کے نصوص بینہ کے ہر طرح مخالف ہیں میں انکو کبھی تسلیم نہیں کرتا ۔ پس اسی اصول کے موافق اگر کسی حدیث میں یہ لکھا ہے کہ **عیسی ابن مریم** اسرائیلی نبی جو ناصرہ میں پیدا **ہوا تھا اور جسکو آج انیس سو برس کے قریب گذر گئے ہیں** وہی آئیگا اور وہ اپنی نبوۃ کے منصب سے معزول بھی نہیں کیا جاوے گا بلکہ نبی ہی ہو گا اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہیں گے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں تو ایسی حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی ہو ہرگز ہرگز نہیں مان سکتا اسکو بیشک موضوع کہوں گا ۔ اور اگر احادیث میں یہ نہیں لکھا گیا کہ وہ اسرائیلی نبی ہو گا ۔ بلکہ اسرائیلی مسیح اور محمدی مسیح کا حلیہ بھی الگ الگ بیان کیا گیا ہے ۔ اور اس کی آمد کو قرآن شریف کے خلاف نہیں ٹھیرایا گیا تو بے شک ایسی حدیثیں ماننے کے قابل ہیں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا دعوی جو مسیح موعود کا ہے اسکی بنا **قرآن** شریف پر ہے اگرچہ یہ بالکل سچ ہے کہ صحیح حدیثیں جو قرآن شریف کے کبھی مخالف نہیں ہوتی ہیں میرے اس دعوے کی مصدق ہیں مگر میں اپنے دعوی کو قرآن شریف سے ثابت کرتا ہوں میرے آنے کی خبر قرآن شریف میں موجود ہے ہاں یہ سچ ہے کہ حدیث میں بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے ۔ باقی آئندہ

فہرست

چندہ برائے مدرسہ تعلیم الاسلام ویتیم خانہ دار الامان ۔

نام		رقم
سلطان محمد بوچی ٹرانسپورٹ پلٹن ۲۲ قلع داتوں علاقہ وزیرستان		[illegible]
دتا جمعدار	” ”	عہ
عبد الغفور خاں جمعدار	”	عہ
الف خاں دفعدار	”	عہ
قائم خاں دفعدار	”	۴ر
حیات علی ڈریور	”	۴ر
اتو	” ”	۴ر
بھنڈے شاہ دفعدار	”	۴ر
بازخاں ڈریور	”	۳ر
رام کشن ڈریور	”	۴ر
کھیم سنگھ جمعدار	”	۴ر
بڈھا ڈریور	”	۳ر
جمن	” ”	۳ر
مستری فضل الدین لوہار	”	۳ر
محمد حسین بیس بارے	”	۲ر
امام الدین ڈریور	”	۲ر

نام		چندہ
غلام محمد ڈریور	۔۔ ۔۔	۲ر
نور الدین ڈریور	۔۔ ۔۔	۲ر
فضل داد	۔۔ ۔۔	۲ر
نور محمد	۔۔ ۔۔	۲ر
لکھن	۔۔ ۔۔	۲ر
اللہ بخش	۔۔ ۔۔	۲ر
میاں دتا	۔۔ ۔۔	۲ر
حیدر	۔۔ ۔۔	۲ر
جماعت	۔۔ ۔۔	۲ر
فتح الدین	۔۔ ۔۔	۲ر
الٰہی بخش	۔۔ ۔۔	۲ر
فتح محمد	۔۔ ۔۔	۲ر
جمعہ	۔۔ ۔۔	۲ر
نیاز علی	۔۔ ۔۔	۱ر
بوٹا	۔۔ ۔۔	۱ر
پیر بخش	۔۔ ۔۔	۱ر
جان محمد اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر بیٹھیا	۔۔	۱۰ر
عنت خان ڈیپٹی انسپکٹر	۔۔	۸ر
علی محمد ڈریور صاحبان	۔۔	۱۱ر
کھال کی قیمت سب صاحبوں کے خط پر	۔۔	۴ر

مندرجہ بالا رسید زر شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہے مدرسہ کی ضروریات یوماً فیوماً بڑھ رہی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ والنٹیر صاحبان اپنے اس عہد کی طرف توجہ کریں جو انھوں نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لینے سے کیا ہے۔ ڈاکٹر عنت خان صاحب اور قاضی نظیر حسین صاحب کے چندے باقاعدہ آتے ہیں دوسرے والنٹیر صاحبان بھی ان کا اقتدا کریں + ایسا ہی ٹرسٹیوں کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ بھی ماہ بماہ اپنے چندے بالتزام روانہ کریں غرضیکہ ہر چندہ دینے والے کو لازم ہے کہ وہ ترسیل چندہ میں بے قاعدگی کو اٹھاویں + تمام روپیہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام آنا چاہیے اور اگر ان کی دستخطی رسید نہ پہونچے تو فوراً اطلاع دینی چاہیے۔ گذشتہ مہینوں کی آمد مدرسہ تعلیم الاسلام کی فہرست ہم اگلی اشاعت میں چھاپنی شروع کریں گے۔ انشاء اللہ

میگزین کے متعلق باوصفیکہ ہم ایک سے زیادہ مرتبہ لکھ چکے کہ عنقریب اس کا پراسپکٹس شائع ہو گا پھر بھی کم و بیش کوئی نہ کوئی خط میگزین کے متعلق ضروری استفسار کا آجاتا ہے۔ اس لیے ہم پھر ایک بار اطلاع دیتے ہیں کہ کوشش کی جا رہی ہے کہ میگزین کا پراسپکٹس بہت جلد شائع کیا جاوے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی علالت اور مقدمہ دیوار کی مصروفیت بھی منجملہ دیگر موانع کے ایک مانع تھا۔ ایسا ہی سب سے بڑی اور اہم روک روپے کی مزاحمی ہے۔ میگزین کی مجلس منتظمہ چاہتی ہے کہ تین ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو پراسپکٹس جاری کیا جاوے اور اس کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو میگزین نکلنا شروع ہو جاوے اس لحاظ سے میگزین کا جلد نکلنا یا بدیر شائع ہونا قوم کے اپنے ہاتھ میں ہے قوم جس قدر جلد سرمایہ جمع کرے گی اتنی جلدی میگزین کی اشاعت کا انتظام ہو سکے گا

چونکہ پچھلے چند دنوں سے میگزین کے متعلق کوئی تحریک نہیں کی گئی اس خاموشی سے فائدہ اٹھا کر (جو درحقیقت نقصان ہے) ترسیل زر میں سستی کی گئی ہے مگر ہم احمدی قوم کو بیدار کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد اس سرمایہ کو پورا کرکے اور میگزین کے کارکنوں کو اس قابل بنانے کی سعی کرے کہ کم از کم وہ کسی سرمایہ کا عذر تو میگزین کی اشاعت میں تعویق کے لیے نہ کر سکیں + یہ بھی یاد رہے کہ میگزین کا ایڈیٹر انتخاب مضامین کے کام میں بدستور مصروف ہے اور چونکہ پہلے اشو کے ساتھ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی ہو گی اس کے لیے بھی انتظام کر رہا ہے چنانچہ ولایت کے بعض کارخانہ والوں سے خط وکتابت کی جا رہی ہے اور ہندوستان کے بعض کارخانوں سے بھی خط وکتابت کی + خود جناب شیخ رحمت اللہ صاحب جو آجکل لنڈن میں مقیم ہیں اسی کام کے متعلق

لوہ پول جانے والے ہیں غرض کام کچھ بے فکر اور سست نہیں یہ صرف قوم کے ہاتھ میں ہے کہ وہ جلدی تشلیغ کرائے۔ یا ہمیز

ایک ضروری امر جو قوم کی توجہ کے قابل ہے

الحکم کے کسی دوسرے حصہ میں ناظرین حافظ عبد الرحمن صاحب بٹالوی کے انتقال کی خبر پڑھیں گے اور اسی کے ضمن میں یہ تجویز بھی ان کی نظر سے گذرے گی جس کی حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش ظاہر کی۔ حقیقت میں قوم کو قوم بنانے کے لیے یہ امور ایسے ہیں جن پر ازبس توجہ کی ضرورت ہے حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے بھی اس سے پیشتر بذریعہ اشتہار ان ضرورتوں کو قوم کے سامنے پیش کیا تھا جو بیان دار الامان میں پیش آتی ہیں۔ اور الحکم کے کسی گذشتہ اشاعت میں بھی جب کہ جابجا چندہ کرکے جماعتوں کو تکلیف دینے والے اشخاص کے متعلق لکھا گیا تھا اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ قادیان میں منجملہ اور فنڈز کے ایک فنڈ ایسا ضرور ہونا چاہیے جو ضعفا اور غربا اور بے سروسامان مسافروں کی امداد میں کام آسکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس ضروری سوال کو عملی طور پر حل کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔ اگر قوم اس قسم کے کسی فنڈ کے قائم کرنے کی فکر کرے تو ایک باقاعدہ منتظم کمیٹی قائم ہو سکتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر بزرگان ملت کی آراء کو معلوم کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹس چٹھی

کئی دفعہ پڑھنی چاہیے

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج مجھے توفیق دی گئی ہے کہ چند مفید باتیں آپکو سناؤں۔ میں اپنے تئیں خوش قسمت سمجھوں گا اگر میرے منطقوں کے موافق یہ باتیں درحقیقت آپ لوگوں کے حق میں مفید اور مثمر برکات ثابت ہوئیں۔ بڑا سعید ہے وہ شخص جو اخلاص اور نصح کی بنا پر کوئی بات کہے وہ بات اُس کے حق میں باقیات صالحات میں سے ہو جاتی ہے اگر قلوب میں شجرۂ طیبہ کی شکل بنکر اُس کی جڑ لگجائے مجھے اضطراری جوش بخشا گیا ہے اور میں اکثر اوقات اسی ادھیڑ بن میں رہتا ہوں کہ کون سے ایسے پیرایے خدا سے مانگوں اور کن اسلوبوں میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کروں کہ میرے دوست قادیان میں رہنے کی ضرورت کو اس طرح محسوس کریں جیسے بقائے زندگی کے اسباب ہ زمہ کو ضروری سمجھتے ہیں۔ میرے دل میں تڑپ ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ بسا اوقات یہ احساس سے بیقرار اور آرام وحشی ہرن کی طرح میرے قابو سے رم کر جاتا ہے کہ کوئی ایسی بات میرے دوستوں کے جی میں بیٹھ جائے کہ وہ خدا کے بلائے ہوؤں کی طرح بے اختیار اسطرف کھچے چلے آئیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس چٹھی کے آخر میں اس بات پر کچھ لکھوں گا اسوقت وہ باتیں لکھو

سناتا ہوں جن کے لکھنے اور قوم تک پہنچانے کے لیے مجھے امر ہوا ہے۔

شام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدام حاضرین سے فرمایا کہ آج میں ایک نہایت ضروری بات سناتا ہوں اسکو پوری توجہ سے سب دوست سنیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کا فعل جو اس کے نزدیک بہت سے مصالح پر مبنی ہوتا ہے اجنبی اور ناواقف نگاہ میں مورد اعتراض ٹھہر جاتا ہے خدا کے فضل سے یہاں ہر روز نئے آدمی آتے ہیں اور تھوڑے ہوتے ہیں جو ہمارے حال سے واقف ہوں اور وہ دیکھتے ہیں کہ ہم کچھ عرصہ سے لگاتار ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی کے دل میں کوئی اعتراض اور وسوسہ پیدا ہو۔ اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس بارہ میں اپنے عذر اور مصالح بیان کردیں جن کی بنا پر ہم ان نمازوں کو جمع کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا اور نہ ...... کسی فرد بشر کا مقدور اور اختیار ہے کہ شریعت کی ترمیم یا تنسیخ کرے۔ ہاں ہم شریعت کے مبارک اور باریک اشارہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ میری طبیعت کی افتاد ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب تک پوری جمعیت حاصل نہ ہو اُس سلسلۂ مضمون کے زنجیر کی کڑیاں منتظم نہیں رہ سکتیں جو دل میں حاضر ہوا ہو۔ تشتت اور تفرق سے اُس میں خلل آجاتا ہے۔ اور از بسکہ ضروری تھا کہ خطبہ الہامیہ اور تحفہ گولڑویہ اور تریاق القلوب اور دوسری چند کتابوں کو جو ایک عرصے سے معرض التوا میں پڑی ہیں پورا کیا جاتا اور ان کے مضامین کی وقت اور عظمت اس امر کی مقتضی تھی کہ سلسلۂ خیالات میں غیر منفک اتصال اور ارتباط رہے لہٰذا صحت نیت اور وفاقت قلب نے ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اسوقت روحانی جنگ میں مصروف ہیں ہماری حالت اسوقت بلا تفاوت سوئے مشابہ ہے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُس حالت کے جو غزوہ خندق میں آپ کی تھی جبکہ ایک شدید مصروفیت اور عذر نے آپ کے لیے پانچوں

نمازوں کے جمع کرنے کی راہ کھول دی۔ چونکہ ابتدا میں مقرر ہو چکا تھا کہ مسیح موعود کی جنگ روحانی جنگ ہوگی اور اُس کے ہتھیار آسمانی ہتھیار ہوں گے اسلیے ممکن ہے کہ کسی نافہم اور سطحی خیال کے آدمی کو اس گھمسان اور خوفناک جنگ کی تصویر نظر نہ آوے مگر یہ حق اور واقعی امر ہے کہ روحانی طور پر ہمیں وہی واقعات اور مشکلات پیش آئے ہوئے ہیں جو ہیبت ناک گھڑی میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں۔ بنا بر علی ہذا ہمارے سید و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ فعل جو سنت صحیحہ ثابتہ کی ہمیں رخصت دیتا ہے کہ ہم صحت نیت کے ساتھ اس سے جمع صلوٰتین کا فائدہ اٹھا لیں۔ اس کے سوا ہم چاہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بھی پورا کریں جو آپنے فرمائی کہ نماز اُس کیلیے جمع کیجائیگی اس پیشگوئی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپکو خدا تعالیٰ نے یہ اطلاع دی کہ آپ کی اُمت کا آخری خلیفہ اُس سانپ یا دجال سے جنگ کریگا جو ابتدا سے توحید کا دشمن چلا آتا ہے اور وہی اکیلا حضرت آدم کی شکست اور تمام انبیا کی ہتک کا انتقام اُس زہریلے دشمن سے لے گا۔ اور اُس آخری زمانہ میں جب کہ خدا تعالیٰ اور اُس کی پاک کتاب اور سارے نبیوں کی بے عزتی کی جائے گی وہی دین حق کی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی آپ کو دکھایا کہ اُسکی بعثت کے وقت سے آخر تک دو زرد چادریں اسکے زیب تن رہیں گی یعنی ایک بیماری اُسکے جسم کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور ایک نیچے کے حصہ میں اس امر کے معلوم کرنے سے ضروری ہے کہ کام کی بزرگی اور مصروفیت کی شدت نے آپکے مبارک قلب میں ترحم اور تعجب کو تحریک دی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں گذرا ہو کہ ایک طرف تو اُس کا یہ کام ہوگا کہ وہ اس جال ستمگر سے قتال کرے گا جسکے تصور سے آپ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا اور بائیمہ

دو بیماریاں اور بڑی بھاری بیماریاں بھی اُس کے لازم حال رہیں گی تو اس صورت میں اتنا بڑا کام کیونکر چلے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تسلیت خاطر اور تثبیت قلب کے لیے جہاں خداوند کریم نے آپ کو مسیح موعود کی نسبت بڑی بڑی بشارتیں دیں جن کی بنا پر آپ نے بھی اُس کے حق میں فرمایا کہ وہ بعثت کے بعد ۴۰ سال تک اپنا کام کرے گا یعنی اُس کی عمر لمبی کی جائے گی اور کارروائی کے لیے وسیع موقعہ اُسے دیا جائے گا اور کبھی اُس کے حق میں سلام کہا جس سے یہ اشارہ ہے کہ وہ ایسے نازک جنگ اور خوفناک وقت میں سلامتی اور عافیت اور برکت کے ساتھ زندگی بسر کرے گا اور اپنی مہمات کو انجام دے گا ان ہی بشارتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آپکو یہ بھی اطلاع دی کہ اُس کے لیے نماز جمع کی جائے گی (تجمع له الصلوٰة) یہ نہیں فرمایا کہ وہ نمازوں کو جمع کرے گا بلکہ یہ فرمایا کہ اُس کے لیے یعنی اُس کے اغراض و مقاصد کے سر انجام اور سہولت کو مدنظر رکھکر اُس کے لیے نماز کی جمع کی جائے گی۔ کیسی عجیب بات ہے کہ ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیشگوئی فرمانا کہ وہ بیمار ہوگا اور اُس کے لیے نمازیں جمع کی جائیں گی اور دوسری طرف واقع اور خارج میں بھی ایسا ہی ہونا یعنی ہمارے پیش دست بڑے بھاری کاموں کا ہونا اور عظیم الشان روحانی جنگ کا پیش آنا اور دو بیماریوں میں مبتلا ہونا اور پھر بلا تکلف شدت ضرورت کی وجہ سے اضطراراً ظہر اور عصر کو جمع کرنا۔ ان باتوں کی فی الحقیقت وہ شخص بڑا حظ اُٹھا سکتا اور خدا کی ہستی پر لذیذ اور نیا ایمان پیدا کرسکتا ہے۔ جو قلب سلیم رکھتا ہو۔ فرمایا کیا ہم نے تکلف سے یہ کوشش کی ہے کہ ان باتوں کے مصداق بنجائیں اور ان سب امور کو بناوٹ کے ساتھ اپنے اوپر جمالیں۔ پیشگوئی میں یکسر الصلیب کا ہونا جو بتاتا ہے کہ کتنا بڑا کام اُسے سپرد کیا جائے گا۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسے دو زرد چادریں پہنے ہوئے یعنی بیمار دیکھنا اور پھر فرمانا کہ اُس کے لیے نماز جمع کی جائے گی اور پھر ہماری ذات اور ہمارے واقعات کا خارجا اور فی الواقع اُس کا مصداق ہونا کیا یہ خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں سے نہیں۔ ممکن تھا کہ صلیب کے شدید غلبہ کا وقت ہی نہ ہوتا یا ہم امر سے ہمیں مناسبت ہی نہ ہوتی اور ہماری طبیعت کا میلان کسی اور مباحثہ اور کلام کی طرف ہوتا یا اس کام سے کما حقہ عہدہ برآ ہم نہ ہو سکتے۔ یا بیمار نہ ہوتے کون ایسا شخص ہے جو سالہا سال سے ہمیں جانتا ہے اور اس وقتی اور ضروری بات پر اُسے اطلاع نہیں کہ دو بیماریاں ہمیں لازما چمٹی رہتی ہیں۔ اب غور کرنا چاہیے کہ کیا کسی انسان کی قدرت میں ہے کہ تکلف اور افترا سے ان مواد اور اسباب کو اپنے حق میں جمع کرے۔ کوئی تکلف سے کر کے تو دکھائے۔ پہلے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور پھر محض بناوٹ اور افترا سے اپنے تئیں انہی آسمانی اور زمینی باتوں کا مصداق بنانے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو یقیناً یاد رکھے کہ وہ اُن ناپاک مفتریوں کی طرح نابود ہو جائے گا جو بناوٹ کی چال اختیار کر کے خدائے غیور کی آتش غضب کا ہیزم بنے۔

پھر فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے کیوں پورا کرتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ کی سنتوں اور انبیا علیہم السلام کے حالات سے ناواقفوں نے اس سے پیشتر منارہ کی تعمیر کی نسبت بھی اعتراض کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت اسی طرح واقع ہوئی ہے کہ بعض باتوں کو وہ بلا توسط انسانی ہاتھوں کے خود اپنے ہاتھ سے پورا کرتا ہے جیسے اُس نے آسمان پر کسوف خسوف کی پیشگوئی کو پورا کیا اور بعض لازماً انسانی واسطوں سے پوری ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے وعدہ دیا تھا کہ آپ کے اعدا شکست کھائیں گے اور ہلاک کیے جائیں گے۔ اب نادانوں کے زعم کے موافق چاہیے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ان وعدوں کے صدق و وقوع پر ایمان لاکر خاموش ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہتے اور کفار کے مقابل ہتھیار نہ اُٹھاتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے وقوع کی کیفیت کے علم اور سنن الٰہیہ کی پوری واقفیت اور اتباع نے اُنکے دل میں جوش ڈالا کہ مردانہ وار اٹھیں اور ان پیشگوئیوں کو اپنے ہاتھوں سے پورا کریں۔ اس امر کی تائید خدا تعالیٰ کے اس حکم سے ہوتی ہے جو اس نے اپنے نبی کو دیا کہ یا ایها النبی حرض المؤمنین علی القتال اسیطرح حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا جبکہ انہوں نے ایرانی لوٹ کے سونے کے کنگن اپنی فوج کے ایک مسلمان کو پہنائے اور فرمایا میں نے یہ تمھیں اس لیے پہنائے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو کتاب اللہ میں (اسورة من ذهب) ہے پوری ہو جائے۔ اسی طرح علم تاویل الرویا میں مقدر ہو چکا ہے کہ اگر کوئی دیکھے کہ اُس نے کسی شخص کو کچھ دیا ہے یا کوئی نیکی کسی کے حق میں اُس سے وقوع میں آئی ہے تو تا بمقدور اس رویا کی بات کو پورا کر دے۔ غرض کسی کا حق نہیں اور نہ مقدور ہے کہ تصنع اور افترا کر اپنے قد و قامت کو آسمانی خلعت کے حسب حال اور موزون بنائے سارے لوازم کو پورا کرنا اور مناسب اسباب کو مقاصد کی تقریب کے لیے مہیا کر دینا باری تعالےٰ کا فعل ہے۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام یہ تقریر کر چکے تو مولوی نور الدین صاحب نے آپکو مخاطب کر کے کہا کہ مجھ سے بھی کئی دفعہ لوگوں نے اس جمع کی نسبت سوال کیا اس کے جواب میں جو کچھ میں نے اُنھیں کہا میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں بھی گذارش کر دوں۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ میری تقریر کے سمجھنے میں کسی نے خطا کی ہو اور کوئی غلط فہمی واقع ہوگئی ہو تو آپ حضور کے سامنے ایک بات پوری صفائی سے کھل جائے (مولوی صاحب نے فرمایا) میں نے یہ جواب دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے تتبع سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں تین موقعوں پر نمازوں کو جمع کیا۔

(۱) آپ نے عرفات کو جاتے وقت ظہر اور عصر کو جمع کیا۔ اور پھر عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کیا۔

(۲) غزوۂ خندق میں آپ نے پانچوں نمازوں کو جمع کیا۔

(۳) آپ نے سفروں میں ظہر اور عصر اور عشا اور مغرب کو جمع کیا۔

ان واقعات میں کبھی تو آپ نے جمع تاخیر پر عمل کیا جسکا واضح اور روشن ثبوت صحاح میں موجود ہے اور کبھی آپ نے جمع تقدیم سے کام لیا اس کے بارہ میں حسن حدیثیں موجود ہیں۔ رہی وہ جمع جو خوف اور بارش اور مرض کے وقت کی جاتی ہے یہ لوگوں کا اپنا استنباط اور استدلال ہے۔ ترمذی میں ایک حدیث جمع کی ہے جس کی نسبت ترمذی نے یہ کہا ہے کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہوا مگر لوگوں نے جس کے اس دعوی اجماع پر سخت اعتراض کیے ہیں۔ بہر حال ان باتوں سے اتنا تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عذر قوی کی بنا پر انسان بعض نمازوں کو جمع کر سکتا ہے اسپر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صحابہ معمولاً بیماریوں میں بھی مبتلا ہوتے تھے۔ ان کے وقتوں میں مینہ بھی برستے مرض عوارض کے سبب تھے ان کو بھی ملتے تھے۔ مگر یہ ثابت نہیں ہوا کہ ان کے لیے جمع کا ارشاد ہوا ہو یا اپنے طور پر کبھی انھوں نے جمع کی ہو۔ سفروں میں تو ثابت ہوتا ہے کہ بعض کو عذر پر وہ جماعت کی نماز میں حاضر ہونے سے معاف رکھے گئے مگر حضر میں یہ فتوی بھی ان کے حق میں کبھی جاری نہیں ہوا۔ پھر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا یہاں تک تو مینے انھیں مسئلہ کی اصل حقیقت اور شریعت کے امور کیطرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مینے کہا کہ مینے ایک دفعہ مدت ہوئی حضرت امام علیہ السلام سے جمع کی نسبت عرض کیا آپ نے فرمایا کہ جمع کرنے والا اپنے نفس میں غور کر کے دیکھ لے کہ آیا وہ نفس کی شرارت اور کس کی تحریک سے جمع کرتا ہے یا خدا کے لیے کرتا ہے۔ مجھے تو اسی وقت سے یہ جواب بڑا اچھا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے اور میں اسے کافی اور قاطع جواب سمجھتا ہوں۔ پھر مینے ان لوگوں کو کہا کہ حضرت امام علیہ السلام کا معاملہ تو ہے اُن کا معاملہ اور واقعہ اس وقت بالکلیہ غزوہ خندق کے معاملہ سے مشابہ ہے اسلیے حضرت امام اور آپ کے ساتھ کے لوگ تو جمع نماز میں عند اللہ معذور ہیں مگر تم لوگ جو اسے اپنے خیال کے موافق ایک سند بنا کر اپنے شہروں اور گاؤں میں جمع بین الصلوتین کرتے ہو تمہارے لیے ہرگز جائز نہیں اور تم دانستہ یا نادانستہ سنت کے خلاف کرتے ہو۔

مولوی صاحب کی اس تقریر کو حضرت امام علیہ السلام نے از بس پسند فرمایا اور فرمایا کہ واقعی یہی ہمارا مذہب ہے اور ہم عذر کی بنا پر اور نیز ان خصائص کی بنا پر جو مسیح موعود سے مخصوص کیے گئے ہیں جمع نماز کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ جو ہمارے اس حال اور چال کو سند بنا کر خواہ مخواہ بلا ان عذروں کے جمع کریں جو سنت صحیحہ ثابتہ سے ثابت ہیں تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوں گے۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس تقریر کو اپنے طور پر ضبط کر کے الحکم میں شائع کر دو کہ غلط فہمی دور ہو جائے اور شریعت حقہ کے احکام میں خود رائی کو دخل دینے کی گنجایش کسیکو نہ رہے۔ اور فرمایا کہ اس مضمون کو تین دفعہ الحکم میں شائع کیا جاوے۔

۳۰۔ اگست کی شام کو حضرت اقدس نے بڑی عجیب تقریر کی جتنی حافظہ محفوظ رکھ سکا بھائیوں کی نذر ہے۔ اس کی تحریک اسطرح ہوئی کہ کسی نے حاضرین میں سے بٹالہ کے نمبردار مہر نبی بخش کا ذکر چھیڑ دیا۔ فرمایا بعض لوگوں کو جو الفاظ کے جوڑنے اور لسانی کے مشاق ہو گئے ہیں نفس نے یہ مغالطہ دیا ہے کہ وہ بھی اصلاح فساد عالم کا کام کر سکتے ہیں۔ انھوں نے یہ گمان کر لیا کہ خدا کا مامور بھی آخر اسی طرح اشتہار جاری کرتا اور کتابیں لکھتا ہے اور یہ کام تو وہ بھی کر سکتے ہیں مگر یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو لوگ آسمان سے موعودہ حقہ کے وقت ضرورت کے سامانوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں انھیں باطل سے جنگ کرنے کے لئے اور ہی ہتھیار دیے جاتے ہیں۔ انھیں اول درجہ کی صفت تقوی دی جاتی ہے۔ وہ پورے درجہ کے مطہر و مزکی ہوتے ہیں خدا تعالے انھیں دنیا کی ہر قسم کی پلیدیوں اور کمزوریوں سے پاک کر کے بھیجتا ہے۔ ان کی روح کو آسمان سے اتصال بخشا جاتا ہے۔ انھیں وہ قوت قدسی اور انفاس طیبہ عطا کیے جاتے ہیں کہ پہاڑ ان کی عقد ہمت کے مقابل اس بادل کی طرح پاش پاش ہو جاتے ہیں جسپر ہوا مسلط کر دی گئی ہو۔ وہ اسباب عادیہ اور مواد مالوفہ سے تمسک کرتے ہیں نہ اس لیے کہ ان کے نزدیک ان پر کام کا مدار اور انحصار ہوتا ہے بلکہ اس لیے کہ رعایت اسباب مسبب مقتدر کے حکیمانہ فعل کی قدر کرنا ہے اور اس لیے بھی کہ یہ کارخانہ جو دار ایمان و عمل اور ایمان بالغیب کا بالطبع مقتضی ہے ایک قسم کے حجاب اور استار میں مخفی رہے اور حقیقت کار سے پردہ اٹھکر دار الشہود نہ بنجائے۔ اور اس لیے بھی کہ تیز بینوں اور بالغ خردوں اور پس دار حجاب دیکھ لینے والوں اور سطح کے اوپر اوپر رہنے والوں میں تمیز اور تمحیص ہو جائے۔ فرمایا کیا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے معتاد اسباب کی حمایت سے وہ کامیابی حاصل کی کہ جسکی نظیر لانے سے تاریخ عالم ساکت ہے؟ مکہ معظمہ میں جن دنوں ضعف کے پورے سامان موجود تھے اور کامیابی کے اسباب عادیہ سے ایک سبب بھی مٹھی میں نہ تھا آپ کے منہ سے یہ نکلا سیہزم الجمع و یولون الدبر بل الساعۃ موعدھم و الساعۃ ادھی وامر کہ عنقریب ایک وقت آتا ہے کہ دشمنوں کی جمعیتیں پاش پاش کر ڈالی جاویں گی اور وہ گھڑی جو خدا کے علم میں قطعی طور پر مقرر ہو چکی ہے دشمن لشکر کے وعدہ کی گھڑی ہے اور وہ گھڑی ان لوگوں کو جو آج دانشمندی اور فنون حرب کے دعوے

کرتے ہیں سراسیمہ اور حواس باختہ کر دینے والی اور آخر تلخ کامی اور نامرادی کے پیالے پلانے والی ہوگی۔ اور پھر ایسے ہی دعوے سے یہ حیرت انگیز دعویٰ کہ اس کی لکنت کو انسانی نطق کہو ہیچ نہیں سکتی آپ کیطرح کیا گیا اور وہ یہ ہے فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قسم کے ہتھیار تمھارے پاس ہیں زور کے زور کے۔ مکائد اور منصوبہ بازی کے سب کے سب مجھ پر چلاؤ اور مجھ کو ایک لحظہ بھر کی مہلت نہ دو۔ اس قسم کی جلالی آیتوں سے کئی سورتیں بھری پڑی ہیں فرمایا ہر دانشمند کو سوچنا چاہیے کہ کیا انبیاء علیہم السلام کو کسی دنیوی سبب پر بھروسا ہوتا ہے جس سے اُن کی دعوے میں یہ فوق العادت شوکت اور تحدی پیدا ہوتی ہے۔ نہیں یاد رکھو وہ ازل سے کامیابی کے خمیر سے ترکیب یافتہ ہو کر آتے ہیں۔ اور خدا کی انتخاہ دانائی نے اُنھیں لاکھوں بندوں سے اصلاح کے کام کیلیے برگزیدہ کر لیا ہوتا ہے۔ اُنکا آنا اور کام کو شروع کرنا اپنی تجویز اور منصوبہ کی بنا پر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک زبردست طاقت کے ہاتھ میں ایک مقصود کے سرانجام کے لیے کٹھ پتلی کیطرح ہوتے اور سچا مصداق اس پاک وصف کا ہوتے ہیں ویفعلون ما یؤمرون یہی سر ہے اس آیت کا جو خدا تعالیٰ کے کامل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق دعویٰ کو ایک رنگ میں ظاہر کرتی ہے اور وہ یہ ہے ادعو الی اللّٰہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ ایک نادان جس کے تمام کپڑے نفلی زندگی کے کیچڑ سے آلودہ ہیں اور تطہر اور تزکیہ اور تبتل اور فنا کے مدارج سے ایک ذرہ بھی جسے نصیب نہیں ہوا دنیا کے مکار جیفہ خواروں کی تقلید میں تمنا رکھتا ہے کہ یہ معاملہ صرف زبان درازی اور منصوبہ بازی پر موقوف ہے اور راہ سے روکو نکو اُٹھانے کے لیے خدا کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں۔ فرمایا اس راہ کے مرد کیلئے شرط لازم ہے کہ آسمانی ہوا اور آسمان کیطرف کی

اُس کی نگاہ ہو اور زمین کی کسی طاقت پر اُس کا تکیہ نہ ہو۔ فوقیت اور غلبہ اور نصرت اُسی کے لیے مقدر ہے جو فوق سے آتا ہے۔ زمین کا کیڑا جو سوراخ سے اس لیے نکلا ہے کہ حرص و آز کے منہ کے لیے کوئی دانہ تلاش کرے ناگہاں کسی پاؤں کے نیچے مسل ڈالا جاتا ہے فرمایا اس شخص پر سیاہ بختی نے اسی راہ سے سایہ ڈالا ہے کہ اُسے گمان ہو گیا ہے کہ وہ بھی اشتہار شائع کر سکتا اور رسالے نکال سکتا ہے اور سمجھ لیا ہے کہ اب اُسے پوری طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ استقلال کا جھنڈا اکھڑ کر دے۔ فرمایا ہماری ہستی اور منجانب اللہ ہونے کی تائید اور نصرت کے لیے ایک عظیم الشان پاسبان مقرر کیا گیا ہے جو بد اندیش چوروں کو اُس حصن حصین کے نزدیک آنے نہیں دیتا اور وہ ہے انی مھین من اراد اھانتک۔ یاد رکھو جو شخص اس لیے اُٹھے گا کہ اس سلسلہ کا استخفاف کرے خدا اُسے ضرور خفیف کرے گا اور یہی بڑی بھاری علامت اس کی سچائی کی ہے کما قال عز من قائل فاما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ یعنی وہ لوگ جو جھاگ کیطرح فضول محض ہیں بورکی اکارت چلے جائیں گے پر وہ جو نافع وجود ہیں اُنھیں بقا اور استقرار بخشا جائے گا۔ فرمایا ہزاروں معجزوں کے قائمقام ہماری طرف سے یہی معجزہ ہوگا کہ

ہم جیت جائینگے

اور خدا کا وعدہ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد ہمارے حق میں احسن طور پر پورا ہوگا۔ ہم بیس برس سال سے ہر قسم کے مخالفوں کو یہی کہہ رہے ہیں چنانچہ براہین احمدیہ اور دیگر کتابوں میں ایسے جلالی الہامات شائع ہو چکے ہیں کہ فکیدونی جمیعا

ثم لا تنظرون۔ فرمایا کیا ہر طبقہ کے لوگوں نے اپنی اپنی کمان سے زہر آلود تیر ہماری طرف نہیں چھوڑے اور جو کچھ کسی سے ہو سکا ہمارے استیصال کی منصوبہ بازیوں میں اپنی طرف سے ذرا بھی فرو گذاشت نہیں کی۔ ہماری آبرو پر۔ ہماری جان پر۔ ہمارے مال پر غرض ہمارے تعلقات پر جانستان حملے کیے گئے۔ اب کیا ہمارا بچ رہنا اور اُس کام کا ہمارے ہاتھ سے پورا ہونا جس کے لیے ہمارا آنا موعود ہوا ہے اور ہمارا اس کام کو ادھورا چھوڑ کر اس دنیا سے دشمن کام نہ اُٹھ جانا طالبان حق کے لیے خدا کا بڑا بھاری نشان نہیں؟ یہی نشان ہے جو ہمارے نبی کریم سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور یہی آپ کے طفیل سے اور آپ ہی کی خدمت کے لیے ہمیں بخشا گیا ہے فرمایا جب کوئی ہمارے خلاف کچھ بولتا یا قلم پکڑتا ہے تو وہ ایسا گمان کرتا ہے کہ اب وہی اکیلا زہریلا سانپ اُٹھا ہے جو ہماری ایڑی کو ڈسے گا اور اب نہ پھر اپنی تاریک سوراخ میں واپس نہ جائے گا جب تک اس کی ساری کچلیاں اپنا کام نہ کر لیں۔ مگر وہ بہت جلد اس مچھلی کی طرح جو پانی سے الگ کی جائے بیکار ہو جاتا اور اُس کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ فرمایا ایک دفعہ ان سب لوگوں کو ان کے ناثروں کو۔ ان کے شاعروں کو۔ ان کے منطقیوں کو۔ ان کے فلسفیوں کو۔ ان کے مولویوں کو ان کے سجادہ نشینوں کو۔ ان کے اخبار نویسوں کو۔ غرض ہر متکبر کو اعلان کر دو کہ جتنا زور وہ اس کارخانہ کے نابود کرنے کے لیے لگا سکتے ہیں لگا لیں۔ آرام کو اپنے اوپر حرام کر دیں اور تمام طاقتوں کی تلواروں کو نئے سرے سان پر چڑھائیں پھر دیکھیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں اور دیکھیں کہ خدا اپنے بھیجے ہوئے کی کیسی نصرت کرتا ہے۔ فرمایا انبیا علیہم السلام کی نسبت خدا تعالے فرماتا ہے

اولی الایدی والابصار جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ کام کرنے والے اور دیکھ بھال کر ان راہوں کی طرف بلاتے تھے جنپر خدا تعالےٰ نے انھیں قائم کیا تھا۔ اور وہ تصورات کے پیچھے لگنے والے اور خیالی آدمی نہ تھے وہ عملی آدمی تھے اور علیٰ وجہ البصیرۃ حق کی طرف بلاتے تھے۔ پھر فرمایا زمین پر کسیکو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک پہلے آسمان کے دفتر میں اُس کے نام نہ لکھی جاوے۔ فرمایا خوب یاد رکھو کہ فتح کی اصلی کنجی تقویٰ ہے اور تقویٰ بھی وہ جو کامل طور پر ہو۔ وہ تقویٰ جس کے کسی پہلو میں خامی ہو خدا تعالےٰ کے ہاں کوئی قیمت نہیں پاتی۔ اور یہ کامل تقویٰ انھیں لوگوں کو ملتی ہے جو خدا کے مامور و مرسل ہوتے ہیں دوسروں کو وہ کامل تقویٰ جو آسمان کو اپنی طرف جھکالے میسر نہیں آتی۔ فرمایا اگر بڑے بھاری مٹکے میں بہت سے آدمیوں کے لیے شربت بنانا چاہیں اور شیرینی کے لیے ایک بتاسہ اُس میں پھینک دیں تو کیا وہ اس قابل ہوگا کہ اُسے پسند کیا جاوے۔ یہی حال اُس تقویٰ کا ہے جو نہایت کمزور اور ناتمام ہوتی ہے۔ ایسی تقویٰ ہرگز اس نصرت اور تائید کو کھینچ نہیں سکتی جو ازل سے کامل تقویٰ کے حصہ میں لکھی جا چکی ہے۔ فرمایا زمینی لوگ جو سانپ کی طرح پیٹ کے بل چلتے اور کبھی اُنھیں نصیب ہی نہیں ہوتا کہ مضطر ہو ہو کر آسمان کی طرف دیکھیں اور اصلاح کا بیڑا تکلف سے اُٹھا لیتے ہیں جس کے لیے اُن کے قویٰ ترکیب دیئے گئے ہوتے نہیں آخرکار تھک کر رہ جاتے ہیں یا نامراد اور ناکام مرجاتے ہیں۔ فرمایا مخالفوں کی کثرت اور دشمنوں کی قوت اور شوکت سے نہ گھبراؤ اور یاس کو دل میں راہ نہ دو کیونکہ وہ کام ہوگا جس کا خدا نے ارادہ فرمایا ہے۔ کیا یہود اور نصاریٰ اور آتش پرست اور مشرک قوموں نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کچھ تھوڑا زور لگایا تھا۔ آخر تقویٰ کے سر پر فتح کا تاج رکھا گیا۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ خدا تعالےٰ ہمارے دل کو اور دشمنوں کے دلوں کو دیکھ رہا ہے۔ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہم خدا کے جلال اور اُسکے رسول اور اُس کے کلام کی عزت اور جبروت کے اظہار کے لیے کام کر رہے ہیں اس لیے یقیناً ہم منصور ہوں گے۔ اور اگر ہم دنیا کے کیڑے اور بناوٹ سے ایک کام کر رہے ہیں جس کے لیے ہمیں خدا نے ماموروں کی طرح کھڑا نہیں کیا تو ہمارے ہلاک کرنے کو وہی اکیلا غیور کافی ہے۔ زمین کے لوگ زور لگائیں یا نہ لگائیں ہمارے افترا اور ناروا جسارت کا کیڑا ہی ہمارے عصا کو کھا جائے گا۔ فرمایا یہ لوگ ناحق شور مچاتے اور منصوبہ بازی میں اوقات کو ضائع کرتے ہیں۔ اگر خدا کے کلام کو پڑھتے اور تدبر کرتے جہاں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ خدا تعالیٰ نے یہ کلام ایسے پیچیدہ معاملات اور واقعات میں بطور فیصلہ ناطق اور حکم کے نازل فرمایا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ماموروں کا سلسلہ ہمیشہ اُس پہلی شکل میں قائم رہے گا جیسی کہ واقعات نے اس کا ثبوت دیدیا اسلیے یہ قول فصل بیان فرمایا۔ اگر کوئی واقعی حقیقت اس کے اندر نہیں یوں ہی ایک خیالی دھمکی ہے تو خدا کی بزرگ اور سدا زندہ رہنے والی کتاب کی ہتک ہو گی جس سے اُس کا دامن پاک ہے۔ لامحالہ اس کا یہی مطلب ہے کہ مفتری کو اُسکا افترا ہی ہلاک کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ فرمایا ان دشمنوں اور ان کی کثرت کا میرے دل پر کبھی کوئی اثر اور رعب نہیں پڑتا میں خیال کرتا ہوں کہ ایک ہو دو ہوں ایسے ہزاروں کا ہم اپنے جسمانی زور اور زمینی بل سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان کی کثرت ہی انھیں ہمارے دل میں معدوم اور محض بیکار وجود بنا دیتی ہے۔ اس لیے کہ جس قدر اعدا کی کثرت اور شوکت اور قوت مقابلہ میں نمودار ہوتی ہے اتنی ہی خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید کی خوشبو دل کو محسوس ہوتی اور اسکی معیت کے لذیذ اور متواتر پیغام آتے ہیں پھر دلپر کسی طاقت کا کیا اثر پڑ سکے۔ کیا ہزار شغل غپاڑہ کرنے والے کوے اپنی کثرت سے گو وہ آسمان کی فضا کو کالا کر دیں ایک جرّہ باز کے قلب کو مضطر کر سکتے ہیں۔ آسمانی آدمی ایک قلب رکھتا ہے اور خدا کے جلال اور مقتدر ہاتھ نے اُس میں ایک کام کے لیے شجاعت اور جلاوت کا مادہ مخمر کیا ہوا ہے کیونکر ممکن ہے کہ اُس میں زمین کے مردہ سانپوں اور بڑے قالبوں کا جنمیں کوئی حقیقی روح نہیں ہوتی رعب دخل پاسکے۔ خدا کے نزدیک ایک آسمانی آدمی کے مقابل لاانتہا زمینیوں کی پر پشہ کی قدر نہیں ہوتی۔ وہ اپنے ایک برگزیدہ کے لیے سارے نظام کو اُلٹ دیتا اور ایک اُمید کے بر لانے کے لیے لاکھوں اُمیدوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ فرمایا ہزاروں دھمکیاں ہمیں دی جاتی ہیں اور وقتاً فوقتاً بہت سے سب وشتم کے خطوط آتے ہیں اور طرح طرح کے مقدمے ہمپر برپا کیے گئے اور ہنوز منصوبہ بازی اور مکاری کے قدموں میں لغزش نہیں آئی مگر خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ کبھی ایک آن کے لیے ان امور سے ہمارے ہیشہ دست کام میں اختلال واقع نہیں ہوا۔

ایک لطیف مضمون کے تحریر کی اثنا میں اگر کوئی ایسی نا ملائم بات پیش آگئی ہے جو زمینیوں کی آنکھ میں ایک جہان کو تیرہ و تار کر دے مگر بحمد اللہ ہمیں محسوس بھی نہیں ہوئی اور ہمارے قویٰ پوری صفائی اور شجاعت سے اُسمیں مصروف رہے۔ میںنے بارہا اس قسم کی استقامت کے کلمات حضرت کی زبان مبارک سے سُنتے ہیں اور اپنے دراز تجربہ اور مشاہدہ سے عملی طور پر بھی حضور علیہ السلام کو ایسا ہی بلکہ ان الفاظ کے مفہوم سے بھی بڑھکر دیکھا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ان